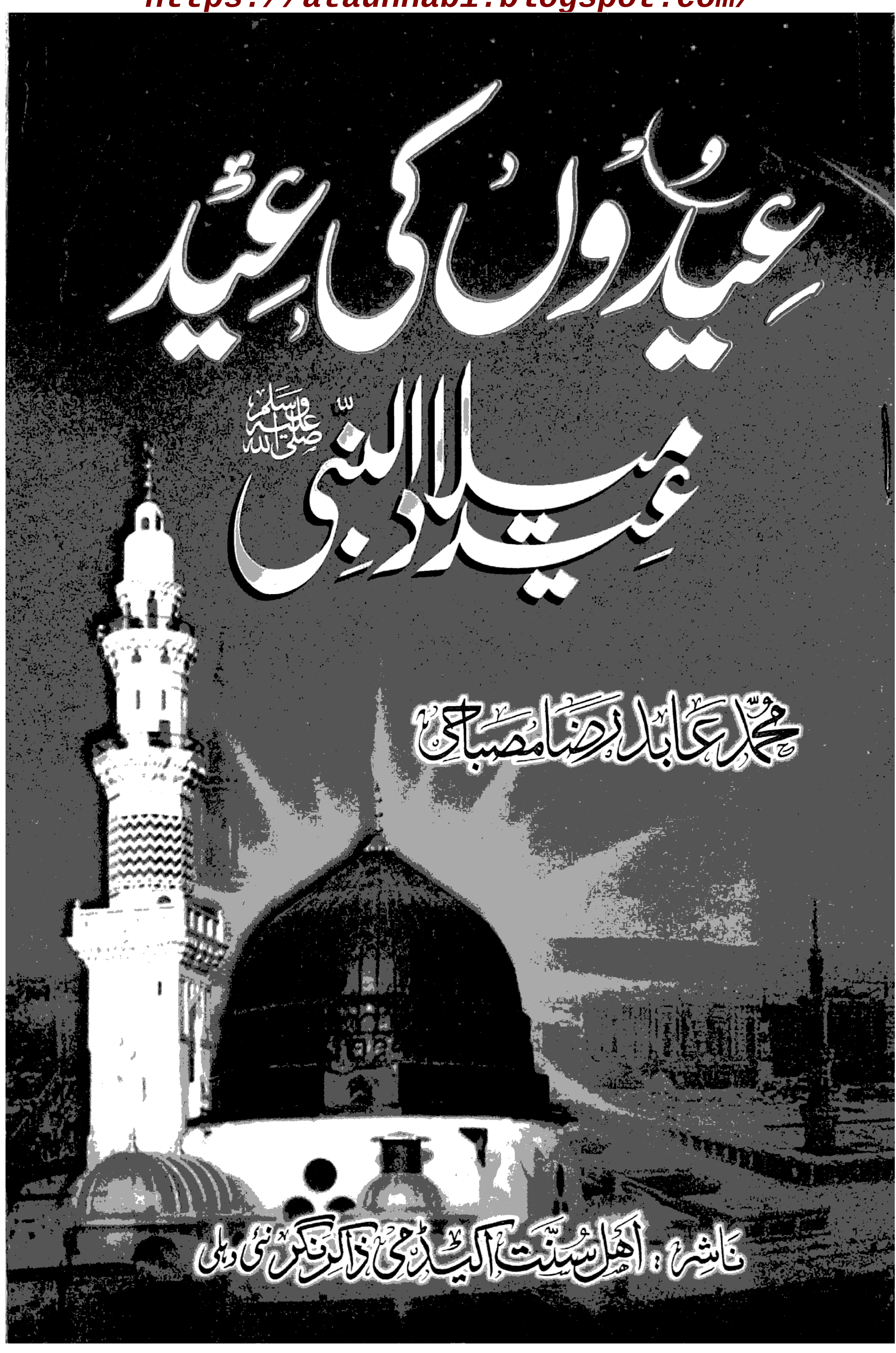

عیدوں کی عید
عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
محمد عابد رضا مصباحی
ناشر: اہل سنت اکیڈمی ذاکر نگر نئی دہلی



عیدوں
کی
عید
عید میلاد النبی ﷺ

محمد عابد رضا مصباحی

نام کتاب	:	عیدوں کی عید، عید میلاد النبی ﷺ
مولف	:	محمد عابد رضا مصباحی
طبع	:	۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء
پروف ریڈنگ	:	شمس الدین رضوی مصباحی و محمد مستقیم مصباحی
کمپوزنگ	:	محمد توفیق مصباحی
تعداد	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)
قیمت	:	
ناشر	:	اہل سنت اکیڈمی، گلی نمبر ۱۸/ ذاکر نگر، نئی دہلی ۲۵

رابطہ کا پتہ

محمد عابد رضا مصباحی

خطیب و امام قادری مسجد، ذاکر نگر، نئی دھلی۔۲۵

Mob: 09540777988, 09761557954

ملنے کے پتے

☆ دار القلم، قادری مسجد، ذاکر نگر، نئی دہلی

☆ رضوی کتاب گھر، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

☆ کتب خانہ امجدیہ، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶

☆ مجلس اسلامی، بلاسپور بس اسٹینڈ، شیش گڑھ، بریلی

☆ دار العلوم اہل سنت جعفر پور، شیش گڑھ، بریلی

فہرست مضامین

شرف انتساب

محسن انسانیت، پیغمبر امن و رحمت، داعیِ ملت آدم، باعثِ تخلیق عالم

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے نام

مضطرب انسانیت کو جن کی تعلیمات کی ضرورت ہے

اور

جن کے نشانِ قدم پر چل کر ہی اس دنیا کو جنت نشاں بنانا ممکن ہے

محمد عابد رضا مصباحی

بروز دو شنبہ یکم ربیع النور ۱۴۳۱ھ

۲۰۱۰/۲/۱۵

حرفِ توثیق

رئیس التحریر علامہ یس اختر مصباحی

بانی و صدر دار القلم، ذاکر نگر، نئی دھلی۲۵

پیغمبر اسلام جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ ولادت اور بیانِ فضائل و محاسن سنتِ الٰہیہ ہے جس پر اپنے اپنے دور میں صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمۂ مجتہدین ہمیشہ عامل رہے ہیں اور بعد کے زمانے میں اس ذکر و بیان کے لئے جب محافل کا انعقاد ہونے لگا تو علما و فقہائے اسلام کا اس طریقۂ مرضیہ پر اتفاق و اجماع رہا اور شرق و غرب میں جمہور امتِ مسلمہ نے محافل میلاد النبی کو مباح و محبوب و مستحسن سمجھا۔

ہاں اس امر کا لحاظ البتہ ضروری ہے کہ محفلِ میلاد النبی ہو یا جلوسِ عید میلاد النبی ہو، ان کے اندر کسی طرح کا کوئی غیر شرعی کام نہیں ہونا چاہیے۔ اور بدعات و منکراتِ شرعیہ سے ان کا بالکل پاک و صاف ہونا چاہیے۔

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات و سیرتِ مبارکہ سے سبق حاصل کرنا اور آپ کے فضائل و مناقب بیان کرتے رہنا آپ کی ذاتِ مبارکہ سے محبت کی ایک واضح علامت ہے، اور یہ محبتِ رسول ہمارے ایمان و اسلام کا ایک جزوِ لاینفک ہے۔

بیانِ ولادت پر ہی موقوف نہیں بلکہ ہر لمحہ اٹھتے بیٹھتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ بیان کرنا چاہیے اور اس سے فیض حاصل کرنا چاہیے۔

ہندوستان کے شہر شہر میں عید میلاد النبی کا جلوس نکلتا ہے۔ دائرۂ شریعت میں رہتے ہوئے یہ جلوس باعثِ خیر و برکت ہیں۔ مگر اس کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے کہ عوام اور حکومتی انتظامیہ کے لئے اپنی جانب سے کوئی ایسا طریقہ نہیں اختیار کرنا چاہیے جو ان کے لئے کسی پریشانی کا سبب بن جائے۔

محفل میلاد ہو یا جلوسِ عید میلاد النبی یہ دونوں چیزیں بلاشبہ جائز و مستحب ہیں۔
اور انھیں کے تعلق سے عزیزم مولانا عابد رضا مصباحی خطیب و امام قادری مسجد، دار القلم، ذاکر نگر، نئی دہلی ۲۵ نے یہ ایک مختصر سی کتاب لکھی ہے جو عوام اور اہل علم دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ میں باضابطہ اس کا مطالعہ نہیں کرسکا مگر جتنا کچھ میں نے دیکھا اسے بہتر اور نفع بخش پایا۔

اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ و طفیل میں اس کوشش کو مؤلفِ کتاب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے اور اہل ایمان کو اسے سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یسٓ اختر مصباحی
بانی و صدر دار القلم دہلی
Mob: 9350902937

بعد نماز مغرب چہار شنبہ
۳؍ربیع الاول ۱۴۳۱ھ
۱۷؍فروری ۲۰۱۰



پیش لفظ

مولانا محمد ارشاد عالم نعمانی مصباحی

دار القلم، ذاکر نگر، نئی دھلی۲۵

رحمت عالم، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مبارکہ بلاشبہ تمام عالم کے لئے رحمت سرمدی اور رب العالمین جل وجلالہ کا تمام بنی نوع انسان پہ سب سے بڑا فضل واحسان ہے۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم رب العالمین کی وہ عظیم نعمت ہیں جن کی پیروی ہر فرد بشر اور ہر قوم وملک کے لیے یکساں کامیابی اور امن وسلامتی کی ضامن ہے۔ قرآن کریم نے ولادت و بعثت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو لقد من اللہ علی المومنین فرما کر اسے مومنین پر اللہ کا سب سے بڑا احسان بتلایا۔

یہی وجہ ہے کہ صدیوں سے عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ولادت کی خوشی میں جلسہ وجلوس اور محافل واجتماعات کا انعقاد کرتے، آپ کی ولادت کی خوشیاں مناتے اور فضل واحسان الٰہی کا شکر بجالاتے ہیں۔

مجلس میلاد، قیام میلاد اور جلوس میلاد کے سلسلے میں اہل سنت و جماعت کا متفقہ موقف یہ ہے کہ یہ امر جائز ومباح اور مندوب ومستحسن ہے کہ اس میں فخر کائنات، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ، معجزات جلیلہ، اور سیرت طیبہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ آپ کے اخلاقِ فاضلہ اور اوصافِ کاملہ سے عوام الناس کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ سیرت نبوی پہ عمل پیرا رہنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ غرض کہ یہ عامۂ مسلمین کے لیے دینی ودنیاوی منفعت کی راہ دکھلانے اور سمجھانے کا بڑا ہی اہم اور قوی ذریعہ ہے۔

انہی مقاصد خیر کے پیش نظر ساری دنیا کے خوش عقیدہ سنی مسلمان اور علما محافل میلاد النبی کے انعقاد کو مستحسن سمجھتے ہیں اور ہر جگہ اس پر عمل ہورہا ہے۔ لیکن بعض لوگ اسے ''بدعت'' کہہ کر اس کی مخالفت میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور صرف کرتے ہیں۔ ان

لوگوں کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ محفل میلاد النبی یا جشن میلاد النبی مروجہ طریقہ پر عہد رسالت میں نہیں ہوا کرتی تھی اس لیے یہ بدعت ہے۔

زیر نظر کتاب ''عیدوں کی عید، عید میلاد النبی'' کے مؤلف محبّ گرامی مولانا عابد رضا برکاتی مصباحی فاضل الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور نے مانعین ومنکرین میلاد کے اسی شبہ اور خلجان کا بڑے ہی حسین پیرایۂ بیان اور آسان لب و لہجے میں جواب دیا۔ کوئی بھی بات بلا دلیل نہیں کہی ہے۔

قرآن وحدیث اور اقوال محدثین ومفسرین وائمہ وفقہا کی روشنی میں محفل میلاد، قیام تعظیمی اور جلوس میلاد کے جواز واستحسان کو ثابت کیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ خود مانعین کے بعض پیشوا کی تحریر کے آئینہ میں اس کے جواز واستحسان کا ثابت کیا ہے۔

جواں سال فاضل مؤلف کی یہ پہلی تحریری کاوش ہے جو گرچہ مختصر ہے لیکن جامع ہے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ موصوف نے مادر علمی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ سے ۲۰۰۷ء میں فراغت کے بعد اہل سنت و جماعت کے وسیع المنصوبہ تحقیقی و تصنیفی ادارہ دارالقلم ذاکرنگر، نئی دہلی میں داخلہ لیا اور مفکر اہل سنت استاذ مکرم حضرت علامہ یٰسٓ اختر مصباحی بانی وصدر دارالقلم کی زیرنگرانی ۲؍ سالہ تربیت تصنیف ٹریننگ کورس میں تحریری ٹریننگ بھی پائی ہے۔ فی الوقت ادارہ مذکورہ کی عالیشان ''قادری مسجد'' میں امامت وخطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ لکھنے پڑھنے کا اچھا ذوق رکھتے ہیں۔ رسائل ومجلّات میں بھی چھپتے رہتے ہیں۔ امید ہے کہ آگے بھی یہ سلسلۂ تصنیف و تالیف جاری رہے گا۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہم لوگوں کو عشق نبی میں جینے اور مرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے اور اپنے دینِ متین کی بیش بہا خدمات لے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین۔

محمد ارشاد عالم نعمانی، مصباحی

برکاتی لائبریری دارالقلم، ذاکرنگر، نئی دہلی ۲۵

۲؍ ربیع النور ۱۴۳۱ھ/ ۱۷؍ فروری ۲۰۱۰ء

عیدوں کی عید

مسعود ملت، پروفیسر محمد مسعود احمد
مجددی علیہ الرحمۃ

اللہ نے سب سے پہلے نورِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا فرمایا...... نبوت سے سرفراز کیا...... درودوں کا سلسلہ شروع ہوا...... فرشتے پیدا ہوئے تو وہ بھی درود و سلام میں شریک ہو گئے...... اور جب وہ نور دنیا میں آیا تو انسان بھی شریک ہو گئے...... اگر سمجھنے والے سمجھیں تو یہ بھی ''جشن'' کا ایک انداز ہے...... اللہ اکبر! روزِ اول سے ذکر اذکار ہو رہے ہیں اور خوشیاں منائی جارہی ہیں...... اللہ کو اپنے پیاروں سے بڑی محبت ہے...... ان کی نشانیوں کو اپنی نشانیاں بنادیا اور تعظیم و تکریم کا حکم دیا...... اُن کے یادگار دنوں کو اپنا یادگار دن بنادیا اور ارشاد فرمایا...... ''اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ''...... انبیائے علیہم السلام کا ''یومِ ولادت'' بھی اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے...... ''یومِ ولادت'' کی اہمیت کا اندازہ قرآنِ کریم سے ہوتا ہے...... حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لئے ارشاد فرمایا...... ''سلامتی ہو اُس پر جس دن وہ پیدا ہوا''...... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جہانِ رنگ و بو میں 'پیر' کے دن تشریف لائے...... آپ اظہارِ تشکر کے لئے پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے...... جب پوچھا گیا تو فرمایا...... ''اِس دن میں پیدا ہوا اور اِسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی''...... حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی تاریخ بعض روایات کے مطابق ۱۲ ربیع الاوّل ۵۶۹ء ہے...... جس کی تائید تین چار ہزار برس پرانے شواہد سے بھی ہوتی ہے...... تو پیر کے دن اور ۱۲ ربیع الاوّل کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت ہے...... اور نسبتوں ہی سے بلندیاں نصیب ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر احسان جتایا...... احسان

اس لئے جتایا جاتا ہے تا کہ اس کو یاد رکھا جائے...... یاد کیا جائے...... فراموش نہ کر دیا جائے...... پھر خوشیاں منانے کا بھی حکم دیا...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے عرض کیا...... ''ہم پر آسمان سے ''خوانِ نعمت'' اُتار کہ وہ ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی'' ...... یہ بات قابلِ توجہ ہے کہ ''خوانِ نعمت'' اُترے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس دن 'عید منائیں' اور جب ''جانِ نعمت'' اُترے تو وہ دن عید کا دن نہ ہو؟...... جس رات قرآن کریم اُترا وہ رات ہزار مہینوں سے بہتر قرار پائے...... اور جس دن وہ قرآنِ ناطق صلی اللہ علیہ وسلم اُترا اس رات کی عظمت کا کیا عالم ہوگا؟...... ''شبِ قدر'' ہر سال منائی جاتی ہے تو وہ رات کیوں نہ منائی جائے جس رات آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... ''اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو'' ...... امام بخاری فرماتے ہیں ...... ''سب سے بڑی نعمت تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں'' ......تو چاہیے کہ اُن کا چرچا کیا جائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود برسرِ منبر اپنا ''ذکرِ ولادت'' فرمایا...... بعض صحابۂ کرام کو حکم دیا اور انھوں نے آپ کے فضائل و شمائل بیان کیے...... آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۹ھ/ ۶۳۰ء میں ''غزوۂ تبوک'' سے واپسی پر آپ کے سامنے منظوم ذکرِ ولادت فرمایا...... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود منبر پر چادر شریف بچھائی...... اور انھوں نے منبر پر بیٹھ کر آپ کی شان میں قصیدہ پیش کیا...... آپ نے دعاؤں سے نوازا...... یہ تمام حقائق احادیث میں موجود ہیں...... مشہور تبع تابعی حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں سناتے تو بڑا اہتمام فرماتے...... ٹھیک ایسا ہی اہتمام جیسا کہ آج علما و مشائخ کی بعض محافل میں نظر آتا ہے...... حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر ماہ کی ۱۱ر تاریخ کو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذر و نیاز پیش فرماتے تھے اور یہ طریقہ اب تک رائج ہے...... ابن تیمیہ بھی محافل

میلاد منعقد کرنے والے مخلصین کی تائید کرتے ہوئے اجر و ثواب کی بشارت دیتے ہیں
......''مجالس میلاد النبی'' (صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی نئی چیز نہیں......صدیوں سے اس کا
سلسلہ جاری ہے اور اس کی اصل عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے......حضرت
شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمہ پابندی کے ساتھ ''یوم ولادت باسعادت'' پر کھانا پکا کر فقراء میں
تقسیم کرتے تھے......خود شاہ ولی اللہ تعالیٰ محدث دہلوی علیہ الرحمہ اور ان کے
صاحبزادے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا معمول تھا کہ ۱۲ ربیع الاول کو اُن
کے یہاں لوگ جمع ہوتے، آپ ذکرِ ولادت فرماتے، پھر کھانا اور مٹھائی تقسیم کرتے......
حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ مکہ معظّمہ میں ایک محفل میلاد میں شریک ہوئے جہاں آپ
نے مشاہدہ فرمایا کہ انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی ہے......مولوی رشید احمد گنگوہی کے
مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ''محفل میلاد'' کو 'ذریعہ نجات' سمجھ کر ہر سال
منعقد کرتے اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرتے......مفتیِ اعظم شاہ محمد مظہر اللہ
دہلوی علیہ الرحمہ ۱۲ ربیع الاوّل کو ہر سال بڑے تزک و احتشام سے محفل میلاد منعقد
کراتے جو نمازِ عشاء سے نماز فجر تک جاری رہتی......پھر کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش
کیا جاتا اور مٹھائی تقسیم ہوتی، کھانا کھلایا جاتا......اللہ کے بعض فرشتے بھی کھڑے ہو کر
صلوٰۃ و سلام پیش کر رہے ہیں......تو یہ فرشتوں کی سنت ہے......سات سو برس پہلے
فاضلِ جلیل امام تقی الدین سبکی علیہ الرحمہ علما کی محفل میں تشریف فرما تھے......وہاں حسانِ
وقت امام صرصری کا نعتیہ شعر پڑھا گیا جس میں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت
کھڑے ہونے کی آرزو کی گئی تھی......شعر کا سننا تھا کہ سارے علما کھڑے ہو گئے......تو
کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرنا صلحائے امت کی بھی سنت ہے......حضرت شیخ
عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرتے تھے اور اس کو
قبولیت کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا......''جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں تو اللہ

کے نزدیک بھی اچھی ہے''...... اور یہ بھی فرمایا...... ''جس نے اسلام میں اچھا طریقہ نکالا، اُس کے لئے اُس کا ثواب ہے اور اُس پر عمل کرنے والوں کا ثواب بھی''...... آپ نے یہ بھی فرمایا...... ''ہر حال میں 'سوادِ اعظم' اور جماعت و جمہور کے ساتھ رہو''...... تو مجالسِ عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام، تابعین و تبع تابعین اور صلحائے امت کی سنت ہے اور اُن کے عمل سے ثابت ہے۔

محبت کی فطرت ہے کہ عاشق ہمیشہ اپنے محبوب کی تعریف و توصیف اور ذکر اذکار سننا پسند کرتا ہے...... بلکہ دل سے چاہتا ہے کہ ہر وقت اس کا ذکر ہوتا رہے...... کوئی ایسا عاشق نہ دیکھا جو محبوب کا ذکر کرنے والے سے الجھتا ہو اور اس کو برا بھلا کہتا ہو...... کیوں کہ یہ محبت کی فطرت کے خلاف ہے...... سچی بات تو یہ ہے کہ اصل خوشی منانا تو یہ ہے کہ ہر دن اور ہر آن ظاہر و باطن میں سنتوں پر عمل کریں...... پھر ہر سال محبوبِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی خوشی منائیں...... جس طرح ہمارے اُن اکابر و اسلاف نے خوشی منائی جن کے دم سے اسلام کی رونق ہے...... مولوی رشید احمد گنگوہی کے اُستاذ شاہ عبدالغنی محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے خوب فرمایا...... ''میلاد شریف کی خوشی کرنے میں ہی انسان کی کامل سعادت ہے''...... اللہ تعالیٰ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی سچی محبت عطا فرمائے کہ ہم خود بخود سنت کے سانچے میں ڈھلتے چلے جائیں...... اور ہمارا وجود دوسروں کے لئے مینارۂ نور بن جائے...... آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم و آلہٖ واصحابہٖ وسلم۔

☆☆☆☆☆

و رفعنا لك ذكرك

اے محبوب ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت شرط ایمان ہے۔ اور یہ شرط اس وقت تک پوری نہیں ہوسکتی جب تک ہم محبوب دو جہاں کی محبت میں سرشار ہوکر ان کا ذکر نہ کریں جیسا کہ حدیث پاک میں مذکور ہے:

ثلاث من کن فیه وجد حلاوة الایمان، ان یکون اللّٰه و رسوله احب الیه من سواهما، و ان یحب المرء لایحبه الا للّٰه، و ان یکره ان یعود الی الکفر کما یکره ان یقذف فی النار۔ متفق علیه (باب بیان خصال من اتصف بهن وجد حلاوة الایمان، مسلم)

جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا، اللہ اور اس کا رسول اس کو باقی تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہوں۔ جس شخص سے بھی اس کو محبت ہو وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو، کفر سے نجات پانے کے بعد دوبارہ کفر میں لوٹنے کو اسی طرح پسند کرتا ہو جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

ایک دوسری حدیث پاک میں ہے:

عن انس رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ:
لایؤمن احدکم حتی اکون احبَّ الیه من ولده و والده

و الناس اجمعین۔ (بخاری و مسلم) مسلم باب وجوب محبۃ رسول اللّٰہ ﷺ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین واسطہ اور ذریعہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یومِ ولادت منانا مستحسن اور جائز عمل ہے، بلکہ اس دور پرفتن میں مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول کو فروغ دینے کا بہترین ذریعہ ہے۔ امت مرحومہ کو اس کی اشد ضرورت ہے۔ کیوں کہ آج دنیا کی ہر قوم خواہ وہ یہود ہوں یا نصاریٰ یا ہندوں ہوں یا سکھ، اپنے پیروکاروں پر جان نچھاور کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں ۔ اور ہم اسلام جیسے عظیم مذہب کے پیروکار ہیں جس کے بارے میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: ان الدین عند اللّٰہ الاسلام۔ بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔ یعنی اس کے سوا اور کوئی دین مقبول نہیں جیسا کہ یہود و نصاریٰ وغیرہ کفار جو اپنے دین کو افضل و مقبول کہتے ہیں۔

مسلمانانِ عالم اپنے نبی پاک کا میلاد منا کر اس کا اظہار کرتے ہیں، مغربی ممالک میں خصوصاً یوروپ و امریکہ میں کرسمس ڈے منایا جاتا ہے نئی نسل اس رنگ میں رنگ رہی ہے۔ آج ہمارے اسکولوں اور کالجوں میں سب مشترکہ طور پر کرسمس ڈے مناتے ہیں اور اس میں باطل عقائد و نظریات کو فروغ مل رہا ہے ہماری نئی نسل شعوری طور پر نہیں تو لاشعوری طور پر عیسائی عقائد و نظریات سے متاثر ہو رہی ہے۔ ایک درمند انسان ہم سے یہ سوال کر رہا ہے، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا دن منایا جاتا ہے اس کے مقابل ہم مسلمان اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگار کے لیے کیا کرتے ہیں؟

جب دوسرے یوم ولادت منائیں تو ہم کیوں نہ منائیں؟

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت تمام عیدوں سے اعلیٰ و افضل عید ہے۔ یہ کسی بشر کا ذہنی اختراع نہیں بلکہ سواد اعظم اہل سنت و جماعت کا مسلمہ عقیدہ ہے، اسی لیے علمائے متقدمین ومتاخرین نے رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کو نہ صرف عید گردانا بلکہ عید کے طور پر ہمیشہ مناتے رہے، اور پھر مسلمانوں کا یہ طریقہ رہا کہ وہ متعدد تاریخی تقریبات کرتے رہے ہیں۔ مثلاً میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم و معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، شب برات، شب قدر وغیرہ یہ محافل و اجتماعات مستحسن ومباح ہیں۔ دینی احکام سمجھ کر انہیں مشروع یا مسنون نہیں کہا جائے گا، اور نہ ہی کوئی شخص ان کو فرض و واجب سمجھ کر کرتا ہے بلکہ امور مستحب ومباح جان کر اور باعث نزول برکت و رحمت سمجھ کر ان کو یادگار کے طور پر مناتا ہے، اور محفل میلاد شریف یہ بھی امر عادی ہے، اور محفل میلاد النبی منعقد کرنا خیر وصلاح اور باعث برکت اور ایسے منافع و فوائد پر مشتمل ہے جس سے مسلمانوں کو برکت وسعادت حاصل ہوتی ہے، کیوں کہ اس کے اجزا محمود اور شرعاً مطلوب ہیں۔ مگر کچھ لوگ ان امور مستحبہ کے بارے میں چہ می گوئیاں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ان تقریبات کو بطور یادگار منانا، لوگوں کا اجتماع کرنا، تعین وقت کرنا غلط ہے۔ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ کچھ لوگ اصل حقائق نہیں سمجھتے اور بے سروپا کی باتیں کرتے ہیں۔ اس لئے امام شافعی فرماتے ہیں:

"جب بھی کسی عالم سے میرا مباحثہ ہوا میں اس پر غالب رہا، لیکن جب کسی جاہل سے سابقہ پڑا تو وہی مجھ پر غالب آگیا۔"

(ص۳۴۰، مفاهيم يجب ان تصحح از سید محمد علوی مالکی، مطبوعہ ۱۴۲۵ھ مدینہ منورہ)

اور پھر مانعین کا ایک بے جا اعتراض یہ ہے کہ "بارہ ربیع الاول کو خوشی منانا درست نہیں کیوں کہ اسی روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بھی ہوئی لہذا یہ خوشی کا

موقع نہیں بلکہ غم کا موقع ہے۔''

خدائے قدیر اس قوم کو ہدایت اور سمجھ عطا فرمائے، پہلے تو آپ مانعین کی کتابوں کا مطالعہ کریں تو پتا چلے گا کہ اول تو یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی تاریخ میں سخت مضطرب ہیں اور بہت نے تو یہ انکار کر دیا کہ بارہ ربیع الاول تاریخ ولادت ہی نہیں، مگر خوشی کا جب موقع آیا تو کہہ دیا کہ اسی روز سرکار اقدس کی وفات بھی ہوئی لہذا خوشی چہ معنیٰ دارد؟ جبکہ ہر ادنیٰ علم والا جانتا ہے کہ موت پر سوگ یا غم کتنے دن کا ہے، فقہ کی کتابوں میں صاف طور پر تین دن کی صراحت موجود ہے کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں اور یہاں تو چودہ سو سال گزر چکے ہیں اب سوگ کا کیا معنیٰ؟

مانعین محافل میلاد کا ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ اگر میلاد منانا درست ہوتا تو صحابہ کرام نے کیوں نہیں منایا؟

وصال کے بعد صحابۂ کرام نے جشن ولادت نہیں منایا یقیناً یہ بات صحیح ہے، اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ان حضرات کا غم تازہ تھا، صرف انسان ہی غمزدہ نہ تھے بلکہ جن و بشر، شجر و حجر حیوان و بہائم سب غم واندوہ کے عالم میں تھے، مگر جوں جوں زمانہ بیتا، غم زائل ہو گئے، خوشیاں پھر عود کر آئیں۔

ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں تو ہر گوشہ اپنے اندر بے پایاں عظمتیں اور رفعتیں رکھتا ہے لیکن وہ گوشہ جسے ہم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعبیر کرتے ہیں اس کا ایک پہلو وہ ہے جس میں اہل ایمان اللہ رب العزت کے اس عظیم احسان کو یاد کرتے ہیں جو اس نے اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی صورت میں عالم انسانیت پر فرمایا، ماہ ربیع النور میں جو نعمت عظمیٰ ہمیں عطا کی گئی اس کے ساتھ کیا کیا رحمتیں نازل ہوئیں اس کے تذکرہ سے کتابیں مملو ہیں یہاں قرآن مقدس کی روشنی میں ان نعمتوں کا ذکر ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی، اللہ تبارک تعالیٰ نے قرآن مقدس میں انبیائے کرام کے میلاد کا تذکرہ فرمایا ہے۔ حضرت یحییٰ

علیہ السلام کی ولادت کا تذکرہ کچھ اس طرح ہے:

وَ سَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا۔

(آیت: ۱۵، سورۃ مریم)

اور حضرت یحییٰ علیہ السلام پر سلام ہو ان کے میلاد کے دن اور ان کی وفات کے دن اور جس دن وہ زندہ اٹھائے جائیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے میلاد کا تذکرہ اس طرح ہے:

وَ السَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا۔ (آیت: ۳۳، سورۃ مریم)

اور مجھ پر سلام ہو میرے میلاد کے دن اور میری وفات کے دن اور جس دن میں زندہ اٹھایا جاؤں گا۔

اور اپنے محبوب کی میلاد کا ذکر اس حسین پیرایہ میں فرمایا:

يٰاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ۔ (آیت: ۱۷۰، النساء)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس یہ رسول تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ تشریف لایا ہے سو تم اپنی بھلائی کے لئے ان پر ایمان لاؤ۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (آیت ۱۲۸، سورۃ توبۃ)

بے شک تمہارے پاس تم میں سے رسول تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں گذرتا ہے تمہاری

بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

ان آیات بینات سے واضح ہے کہ انبیائے کرام کا ذکر ولادت خود خدائے قدیر و جبار نے کیا ہے، معلوم ہوا کہ ذکر ولادت نبوی سنتِ الٰہیہ ہے، اب جو محافل میلاد منعقد کرے وہ گویا سنتِ الٰہیہ پر عمل کر رہا ہے اور جو منع کریں اور جس کو تکلیف پہنچے وہ طریقہ شیطان پر عمل کر رہا ہے، اس لئے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر تمام عالم خوشیاں منا رہا تھا مگر ایک ذات ایسی بھی تھی جو ولادت پر آنسو بہا رہی تھی اور وہ شیطان کی ذات تھی، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

اخرج ابو نعیم فی الحلیة عن مجاھد قال: رن ابلیس اربعا: حین نزلت فاتحة الکتاب، و حین لعن، و حین ھبط الیٰ الارض، و حین بعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (ص ۲٤، ج ۱، تفسیر در منثور از امام سیوطی، مطبوعه ۲۰۰٤ء، بیروت)

ابونعیم نے حلیہ میں امام مجاہد سے روایت کی ہے کہ ابلیس چار مرتبہ چیخ مار کر رویا۔ ایک مرتبہ جب کہ سورہ فاتحہ نازل ہوئی، دوم جب کہ اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا گیا، تیسری مرتبہ جب کہ زمین پر پھینکا گیا، اور چوتھی مرتبہ جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ ہوئی۔

اور سب سے عظیم بات یہ کہ خود قرآن کریم میں اس کا تذکرہ موجود ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ۔"

(آیت: ۱۱، سورہ و الضحیٰ)

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب خوب تذکرہ کرو۔

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے جس نعمت کا ذکر فرمایا ہے اس سے مراد کون سی نعمت ہے، علامہ آلوسی فرماتے ہیں:

''اس نعمت سے مراد وہ گونا گوں نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم پر فرمائی ہیں۔'' (تفسیر روح المعانی)

صاحب تفسیر روح البیان فرماتے ہیں:

نعمت سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو موجودہ نعمتوں سے سرفراز فرمایا اور جن کا وعدہ فرمایا کہ آئندہ بھی آپ کو نعمتوں سے سرفراز فرمایا جائے گا۔ اور سب سے بڑی نعمت نبوت ہے، اہل ضلال کو ہدایت کی نعمت دینا بھی اسی میں داخل ہے، ایسے ہی جیسے آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور کتاب وحکمت کی تعلیم دی آپ کا شرع واحکام کی تعلیم دینا بھی نعمت نبوت میں داخل ہے۔ (ص ۴۶۸، روح البیان، از علامہ اسماعیل حقی، مطبوعہ بیروت)

آپ کی ذات مبارکہ پر خوشی منانے کا حکم خود قرآن مقدس نے دیا ہے ارشاد باری ہے:

"قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔ (آیت: ۵۸، سورۃ یونس)

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت پر چاہیے کہ خوشی کریں۔

اس آیت مقدسہ میں دو چیزوں یعنی اللہ کے فضل اور رحمت پر خوشی منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہاں اس فضل ورحمت سے کیا مراد ہے؟ اگر قرآن مقدس کی آیات کریمہ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوگی کہ یہاں ذات مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل اور رحمت ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ عالم پر خاص کر انسانیت پر ربّ کائنات کی رحمت اور فضل ہے۔

امام آلوسی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول

نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

و اخرج ابو الشیخ عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما ان الفضل، العلم و الرحمۃ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ (ص ۱۴۱، ج ۱۰، تفسیر روح المعانی از علامہ آلوسی، مطبوعہ بیروت)

ابو الشیخ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فضل سے مراد علم ہے اور رحمت سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ابن جوزی نے لکھا ہے:

ان فضل اللّٰہ العلم و رحمۃ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ رواہ الضحاک (ص ۴۰، ج ۴، زاد المسیر فی علم التفسیر از علامہ ابن جوزی)

بے شک اللہ کا فضل علم اور رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اسے ابن ضحاک نے روایت کیا ہے۔

امام طبری نے اس آیت مقدسہ کے ذیل میں لکھا ہے:

و معنی الآیۃ قل لھؤلاء الفرحین بالدنیا المعتدین بھا الجامعین لھا اذا فرحتم بشئی فافرحوا بفضل اللّٰہ علیکم و رحمتہ لکم بانزال ھذا القرآن و ارسال محمد الیکم فانکم تحصلون بھما نعیما دائما مقیما ھو خیر لکم من ھذہ الدنیا الفانیۃ۔ (ص ۱۷۷، ۱۷۸، ج ۵، جامع البیان از علامہ طبری)

اس آیت کریمہ کا معنی ہے کہ آپ ان تمام دنیاوی خوشیاں منانے میں حد سے گذرنے والوں اور ان کی خاطر جمع ہونے والوں کو فرمادیں، اگر تم کوئی خوشی منانا چاہتے ہو تو اللہ کے فضل اور رحمت پر خوشی مناؤ جو نزول قرآن اور ولادت و بعثت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی صورت میں تمہیں عطا ہوئے ہیں، تو بے شک تم ان دونوں
(نزول قرآن و بعثت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی منانے) کے
بدلے میں ہمیشہ قائم رہنے والی نعمت (جنت) حاصل کرو گے۔

اور اس فضل و رحمت پر خوشی کیوں نہ منائیں کہ اگر یہ رسول تشریف نہ لاتے تو تم میں سے اکثر لوگ شیطان کے پیروکار ہوکر کفر وشرک کرکے گمراہ اور تباہ ہوگئے ہوتے۔

جیسا کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔ (آیت: ۸۳۔ سورۃ النساء)

اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناً چند ایک کے سوا تم شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔

اس آیت میں مسلمانوں کو مخاطب کرکے کہا جارہا ہے کہ اگر یہ فضل و رحمت (حضور ﷺ) نہ ہوتے تو تم سے اکثر گمراہ ہوجاتے اور شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔

مفسرین کرام کا اس پر اجماع ہے کہ آیت مبارکہ میں فضل و رحمت سے حضور ہی مراد ہیں۔اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم تو عظیم ترین رحمت ہیں، جیسا کہ خود قرآن مقدس میں ارشاد باری ہے:

وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ (آیت: ۱۰۷، سورۃ الانبیا)

اور ہم نے تمہیں سارے جہاں کے لے رحمت بنا کر بھیجا۔

اور جب نبی کو سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا تو ان کی آمد کی خوب خوب خوشیاں مناؤ، جیسے بھی ہو جس طرح بھی اپنی محبت وعقیدت کا اظہار کرو۔حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ان انعامات کو بڑے فخر سے بیان فرماتے ہیں جن سے آپ کو سرفراز کیا گیا۔

حدیث شریف میں ہے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن تمام اولاد آدم کا سردار میں ہوں گا، یہ بات میں فخریہ نہیں کہہ رہا بلکہ حقیقت کا اظہار ہے، اس دن تمام بنی آدم علیہ السلام اور ان کے علاوہ جتنے ہیں سب کو میرے پرچم کے نیچے پناہ ملے گی اور قیامت کے دن سب سے پہلے زمین سے میں باہر آؤں گا۔ اور یہ بات میں فخر سے نہیں کہتا۔ (سنن ترمذی جلد۲۔ ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

جواز محفل میلاد النبی احادیث کی روشنی میں

بخاری شریف میں ہے کہ ہر دو شنبہ کے روز ابولہب کا عذاب کم کر دیا جاتا ہے کیوں کہ جب اس کی لونڈی ثویبہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تولد کی خوش خبری دی تو ابولہب نے اسے آزاد کر دیا۔ (صحیح بخاری جلد۲، کتاب النکاح، باب امھاتکم اللاتی ارضعنکم)

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے ابن قیم جوزی لکھتے ہیں کہ جب (میلاد النبی کی خوشی وجہ سے ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے) حالاں کہ ابولہب ایسا کافر ہے کہ جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا تو حضور کے مومن موحد امتی کا کیا حال ہوگا جو حضور کے میلاد کی خوشی میں حضور کی محبت کی وجہ سے اپنی قدرت اور طاقت کے موافق خرچ کرتا ہے۔ قسم ہے میری عمر کی! اس کی جزا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل عظیم سے جنات نعیم میں داخل کرے۔ (ص۲۷، ج۱، مواھب اللدنیہ)

حافظ شمس الدین دمشقی اپنی کتاب "مورد الصاوی فی مولد الھاوی" میں ارشاد فرماتے ہیں:

"یہ بات صحیح روایت سے ثابت ہے کہ پیر کو ابولہب کے عذاب میں اس وجہ سے کمی کر دی جاتی ہے کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا۔
پھر یہ اشعار پڑھے:

اذا کان ھذا کافر جاء ذمہ	و تبت یداہ فی الجحیم مخلدا
الیٰ انہ فی یوم الاثنین دائما	یخفف عنہ للسرور باحمدا
فما الظن بالعبد الذی طول عمرہ	باحمد مسروراً و مات موحدا

ترجمہ:

جب ابولہب جیسے ابدی جہنمی جس کی مذمت میں سورہ تبت یدا نازل ہوئی پیر کے دن ہمیشہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں تخفیف عذاب کردی جاتی ہے۔ تو اس بندے کے حق میں کیا خیال ہے جس نے زندگی بھر میلاد مصطفیٰ کی خوشی میں جشن منایا اور عقیدہ توحید پر اسے موت آئی ہے۔ (ص ۲۵، حجۃ اللّٰہ علی العالمین، از علامہ یوسف نبہانی، مطبوعہ پوربندر گجرات)

خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گذرئے ہوئے عظیم واقعات کو ان کے اوقات میں یاد فرماتے اوران دنوں کی تعظیم کرتے، جیسا کہ حدیث پاک اس کی شاہد ہے، جب آپ نے مدینہ طیبہ پہنچ کر یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے دیکھا تو ان سے اس کے بارے میں معلوم کیا، ان لوگوں نے کہا کہ یہودی اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ عاشورہ کے دن اللہ رب العزت نے ان کے نبی کو نجات بخشی اور دشمن کو غرق فرمایا، اسی نعمت کا شکر کرتے ہوئے روزہ رکھتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہم تو موسیٰ علیہ السلام سے ان کے مقابلے میں زیادہ قریب ہیں'' پھر آپ نے اس دن روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزے کا حکم دیا۔ (صحیح مسلم جلد اول کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشورہ)

معلوم ہوا کہ جو جتنا زیادہ قریب ہو اس کی اتنی ہی زیادہ یادگار منانی چاہیے، اور پھر نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی تو شان ہی نرالی، قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُوْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔ (آیت: ۶
سورة احزاب)
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ
قریب ہیں۔

اور جب ان کا مومنوں سے اتنا زیادہ قرب ہے تو مومنوں کو تو ان کی یادیں بہت زیادہ منانا چاہیے اور جس قدر ہو سکے محافل واجتماعات کے ذریعہ ان کی یادوں کو تازہ کیا جائے کہ یہ خود سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور خاص کر کے محفل میلاد پاک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فیه ولدت و فیه انزل"۔ (صحیح مسلم، کتاب الصیام
باب استحباب صیام ثلاثه ایام من کل شهر الخ)
میں اسی روز پیدا ہوا اور اسی روز مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منائی جائے اور محفل میلاد پاک جس میں آپ کی ولادت کا تذکرہ، آپ کے معجزات کا ذکر، سیرت طیبہ کا ذکر اور آپ کی تعریف وتوصیف کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اور ہم کو تو اس چیز کا حکم ہے کہ حضور کو جانیں پہچانیں، ان کی اتباع کریں، جیسا کہ قرآن مقدس میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ (آیت: ۲۱،
سورة احزاب)
بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

اور محفل میلاد مبارک ان چیزوں کو جاننے پہچاننے کا بہترین اور عمدہ ذریعہ ہے کہ ہر کس و ناکس تک ان محافل کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال و اعمال سیرت

طیبہ کا علم پہنچ جانا ہے۔ اور علما پر فرض ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و آداب، احوال و کردار اور عبادات و معاملات کے ذکر و بیان کے ذریعہ امت مسلمہ کو آپ کی یاد دلاتے رہیں۔

محفل میلاد یہ دور جدید کی پیداوار یا اختراع نہیں بلکہ اپنی اصل کے لحاظ سے دور صحابہ میں بھی اس کا وجود تھا البتہ طور طریقہ ہر دور میں مختلف رہا ہے کیوں کہ یہ کسی ہیئت مخصوصہ کے ساتھ عہد رسالت و دور صحابہ کی عبادت شرعیہ نہیں بلکہ یہ ایک امر عادی ہے اور موجودہ ہیئت یہ تقریباً آٹھ نو سو سال کی ایجاد ہے۔

۶۰۴ھ سے محفل میلاد شریف کا انعقاد بڑے پیمانے پر اطراف و اکناف عالم میں ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے گرامی قدر ائمہ اور عالی مرتبت حفاظ اور جلیل الشان علما مثلاً حافظ ابن وحیہ حافظ ابوشامہ، حافظ ابن کثیر مکی، حافظ ابن جزری، حافظ ابو الخیر سخاوی، حافظ شمس الدین دمشقی، حافظ ابن حجر عسقلانی، حافظ جلال الدین سیوطی، علامہ ابن جوزی، علامہ ابن حجر مکی، ملا علی قاری، وغیرہ علما نہ ضرور یہ کہ اس کام کو کرتے آئے ہیں بلکہ تصنیفات و تالیفات کے ذریعہ اس کار خیر کو افضل القربات اور احسن المثوبات کہتے رہے ہیں۔

سب سے پہلے سرکاری سطح پر اس عظیم جشن کا انعقاد ملک مظفر الدین ابوسعید صاحب اِربل نے کیا۔ شاہ اربل عظیم الشان سخی بادشاہوں کے گھرانے کا ایک فرد تھا۔

علامہ ابن کثیر مکی اپنی تاریخ ''البدایہ والنہایۃ'' میں فرماتے ہیں:

> ''ابوسعید مظفر الدین سلطان اربل ربیع الاول میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کرتا تھا اور اس کے لیے وہ بہت بڑی دعوت کا اہتمام کرتا تھا۔

شیخ ابو الخطاب بن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لیے میلاد النبی کے موضوع پر ایک کتاب "التنویر فی المولد البیشر النذیر" لکھی جس پر بادشاہ نے انہیں ایک

ہزار دینار انعام دیا۔ اس نے عرصہ دراز تک حکمرانی کی۔ اور ۶۳۰ھ میں وفات پائی۔

ابن خلکان نے لکھا ہے:

ابن دحیہ رحمۃ اللہ علیہ بزرگ علماء وفضلا میں سے تھے مغرب سے شام اور عراق تشریف لائے ۶۰۴ھ میں اربل سے گذر ہوا تو دیکھا کہ وہاں سلطان مظفر الدین میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد میں مشغول ہے تو اس کے لیے ایک کتاب "التنویر فی المولد البشیر النذیر" لکھی اور بادشاہ کے سامنے خود پڑھی، بادشاہ نے انہیں ایک ہزار دینار انعام دیا۔

سبط الجوزی اپنی کتاب مرأة الزمان میں ملک المظفر الدین کی ایک محفل میلاد میں دعوت وضیافت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''میں نے اس ضیافت میں بھیڑ، بکریوں کے پانچ ہزار سر، دس ہزار مرغیاں، فیرنی کے ایک لاکھ پیالے اور حلوے کے تین ہزار طشت شمار کیے۔ وہ اپنی مجلس کے حاضر باش بزرگ علما وصوفیا کو خلعتیں عنایت کرتا اور انہیں انعامات واکرامات سے نوازتا تھا۔ وہ صوفیا کرام کی مجلس سماع میں فجر سے ظہر تک شامل ہوتا اور ان کے ساتھ وجد میں گم ہوجاتا اور ہر سال محفل میلاد کے اس جشن پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا۔ (ص۱۸، ج۹، البدایہ و النہایۃ، مطبوعہ بیروت)

مجلس میلاد کے فضائل وفوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے سید علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

''غرض کہ مولد نبوی شریف کے لئے انعقاد محفل ایک امر عادی ہے، لیکن بزم میلاد النبی منعقد کرنے کی یہ عادت خیر وصلاح پر مبنی اور ایسے منافع وفوائد پر مشتمل ہے جس سے مسلمانوں کو برکت وسعادت حاصل ہوتی ہے۔ کیوں کہ اس کے اجزا محمود اور شرعاً مطلوب ہیں۔ کچھ لوگوں کا یہ فاسد گمان ہے کہ سال کے دیگر ایام کے بجائے

مسلمان ایک مخصوص شب ہی میں محفل میلاد منعقد کرتے ہیں۔ان غافلوں کو پتہ نہیں کہ مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ میں سال کے ہر دن ہر موسم اور ہر خوشی کے موقع پر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں، مکہ مکرمہ میں کوئی دن یا کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں انعقاد محفل میلاد نہ ہو، اسے جاننے والے خوب جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے ہیں وہ نہیں جانتے، (ص۴۴، حول الاحتفال بالمولد النبی الشریف، مترجم مطبوعہ دار القلم دہلی)

عہد صحابہ میں ذکرِ میلاد

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک دن وہ اپنے گھر ایک اجتماع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے واقعات بیان فرمارہے تھے صحابہ کرام محفوظ ہو کر حمد الٰہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھ رہے تھے کہ اسی درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا تمہارے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ (الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم)

ایک دوسری روایت میں حضرت ابو الدردا فرماتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت عامر انصاری کے گھر گیا وہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو واقعات ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنا رہے تھے کہ یہی وہ دن ہے جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے اور تمام فرشتے تمہاری مغفرت کی دعا مانگ رہے ہیں اور جو شخص تمہاری طرح (محفل میلاد) منعقد کرے گا وہ تمہاری طرح نجات پائے گا۔ (تنویر لابی الخطاب الاندلسی ذکرہ الزرقانی)

محفل میلاد میں ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا تذکرہ کرتے ہیں جس میں آپ کی ولادت سے ساری کائنات کا منور ہونا اور ظلم وستم سے انسانیت کو نجات ملنا اور آپ کے ذریعہ اللہ رب العزت کی بے شمار نعمتوں کا حصول کا ذکر ہوتا ہے۔ یہ چیزیں بدعت کیسے ہوسکتی ہیں، اس کا تذکرہ تو خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

ترمذی کی حدیث ہے:

جاء العباس الی رسول اللّٰہ ﷺ و کانه سمع شیئا فقام النبی ﷺ علی المنبر فقال: من انا؟ فقالوا انت رسول اللّٰہ علیه السلام قال انا محمد بن عبد اللّٰہ بن عبد المطلب، ان اللّٰہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقة ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلة ثم جعلھم بیوتاً فجعلنی فی خیرھم بیتا و خیرھم نفسا ھذا حدیث حسن۔ (ترمذی جلد۲ / باب ماجاء فی فضل النبی ﷺ)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شاید انھوں نے (نبی ﷺ) کے بارے میں کچھ سنا تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے فرمایا! میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں، فرمایا! میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان میں اچھوں میں سے بنایا، پھر ان اچھوں کی دو جماعتیں کیں تو مجھے ان کے اچھے فرقہ میں سے بنایا۔ پھر ان اچھوں کے کئی قبیلے کیے تو مجھے اپنے اچھے قبیلےمیں بنایا، پھر ان اچھوں کے گھر بنائے تو مجھے اچھے گھر والوں

میں بنایا۔ تو میں ان سب میں اچھی ذات والا اور اچھے گھر والا ہوں۔

اکابر علمائے کرام نے شب میلاد کو بہت افضل شمار کیا ہے یہاں تک کہ اسے شب قدر پر بھی فضیلت دی ہے۔ چنانچہ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''شب میلاد مبارک شب قدر سے بلاشبہ افضل ہے، اس لئے کہ شب میلاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی رات ہے جب کہ شب قدر حضور کو عطا کی گئی ہے، ظاہر ہے کہ جس رات کو آپ کی ذات مقدسہ کا شرف ملا وہ ضرور اس رات سے افضل قرار پائے گی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیے جانے کی وجہ سے شرف والی کہلائی، لیلۃ القدر ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد میں تمام موجودان عالم پر اللہ تعالیٰ نے فضل واحسان فرمایا، کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ العالمین ہیں۔

(ص ۷۸، ماثبت بالسنۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

علامہ سید محمد علوی مالکی مکی شیخ الحدیث مسجد حرام فرماتے ہیں:

''ہم اس کے قائل ہیں کہ محفل میلاد شریف منعقد کرنا، سیرت نبوی سننے صلوۃ وسلام اور آپ کی نعتیں سننے کے لئے اجتماع کرنا، اس موقع پر کھانا کھلانا اور امت کے قلوب میں مسرت پیدا کرنا بلاشبہ جائز ہے۔ (ص ۱۸/ جشن میلاد النبی ﷺ از علامہ علوی مالکی ترجمہ علامہ یٰسین اختر مصباحی، مطبوعہ، دارالقلم دہلی)

مصنف تاریخ مدینہ لکھتے ہیں:

''بارہ تاریخ کو عید میلاد النبی بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے، مسجد نبوی کے صحن میں لکڑی کا ایک منبر رکھا جاتا ہے اس کے سامنے اعیان شہر اور حکام قرینے سے

بیٹھتے ہیں، چاروں طرف افسران فوج کھڑے رہتے ہیں کل سکان شہر اور مضافات کے رہنے والے بڑے خلوص سے شامل ہوتے ہیں، درمیان ممبر و حاضرین بہت سے مرصع بخوردان رکھے جاتے ہیں جن میں عنبر وغیرہ جلایا جاتا ہے، متعدد خطیب یکے بعد دیگرے ذکر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سامعین کو محظوظ کرتے ہیں، آخر میں سلام پڑھنے کے لئے ویسے ہی قیام کیا جاتا ہے (لیکن افسوس موجودہ صورت حال اس کے برعکس ہے) عجب دلکش اور اسلام کی شان بڑھانے والا منظر ہوتا ہے، اس کے بعد حاضرین کی تواضع حضر و شربت اور بادام سے کی جاتی ہے جو خاص طور پر قسطنطنیہ سے بن کر آتا ہے خطیب کو پانچ پارچہ ذات کا خلعت دیا جاتا ہے اور بڑی شان و شوکت سے یہ مجلس مبارک ختم ہوتی ہے۔'' (ص ۱۱۰، تاریخ مدینہ)

مکہ معظمہ کی محافل میلاد کے انوار و تجلیات کو بیان فرماتے ہوئے علامہ محی الدین سلمانی رقم طراز ہیں:

''مکہ معظمہ میں بارہویں ربیع الاول کی محفل میلاد کے موقع پر میں بھی حاضر تھا پس میں نے اچانک دیکھا کہ اس محفل سے کچھ انوار بلند ہوئے، میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار فرشتوں کے تھے جو اس محفل میں فی الواقع حاضر ہوا کرتے ہیں۔

(ص ۳۶، تفریح القلوب فی ذکر المحبوب از محی الدین سلمانی)

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الوسائل فی شرح المسائل" میں فرماتے ہیں:

''جس گھر یا جس جگہ یا جس مسجد میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا جاتا ہے تو فرشتے اس جگہ اور مجلس والوں کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان پر رحمت و رضوان کو عام فرمادیتا ہے۔ (الوسائل فی شرح المسائل للسیوطی)

حضرت علامہ محی الدین سلمانی اور حضرت امام سیوطی رضی اللہ عنہما کے بیان سے ظاہر ہوگیا کہ محافل میلاد میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہ معصوم فرشتے ان کو

ڈھانپ لیتے ہیں، اور اللہ رب العزت شرکاء مجلس پر رحمت وانوار کی بارش برساتا ہے۔

باشندگان مکہ مکرمہ محفل میلاد صرف بارہ ربیع الاول شریف کے ساتھ خاص نہیں رکھتے بلکہ ہر خوشی کے موقع پر اس کا انعقاد بڑے جوش وخروش سے کرتے ہیں۔

مولانا شاہ عبد الرحیم دہلوی والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اس کے متعلق رقم طراز ہیں:

''۱۲۸۸ھ میں جب حج کو گیا تو شہر جدیدہ، جدہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں میں نے دیکھا کہ جب کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو جائے، بچوں کا ختنہ ہو، شادی ہو یا مکان بنایا جائے یا سفر سے کسی کی واپسی ہو تو ایسے مواقع پر مسلمان ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسیں کرتے ہیں جن کو تمام مولود شریفہ کہتے ہیں۔ (مقدمہ روضۃ النعیم)

محفل میلاد کے فیض وشرف کا ذکر کرتے ہوئے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''جو کوئی مولود النبی کے لئے برادری کو جمع کرے، کھانا تیار کرے، جگہ خالی کرے، نیک کام کرے اور مولود النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کا سبب بنے، تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اسے صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ اٹھائے گا، نیز وہ خوش نصیب جنتوں میں رہے گا۔'' (ص ۱۵، ج ۲، عمدۃ القاری، صفحہ ۱۵، جلد ۲)

امام ابو القاسم الترغیب والترھیب میں روایت کرتے ہیں:

''خدا تبارک وتعالیٰ کے سیاح فرشتے جب ذاکرین کی محفلوں سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتا ہے بیٹھ، اور جب ذاکرین دعا کرتے ہیں تو یہ آمین کہتے ہیں، اور جب وہ درود بھیجتے ہیں تو یہ ان کے ساتھ درود پڑھتے ہیں اور جب مجلس ختم ہوتی ہے تو ایک دوسرے کہتے ہیں ان کے لئے خوبی اور خوشی ہے کہ تمام بخش دیے گئے۔''

(ص ۷۷، محفل میلاد از خاتم المحققین علامہ نقی علی بریلوی، مطبوعہ مبارک پور طلبہ فضیلت ۲۰۰۴ء)

امام قسطلانی فرماتے ہیں:

''ہمیشہ سے اہل اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں محافل میلاد کا اہتمام کرتے آئے ہیں، کھانا کھلاتے ہیں اور ربیع الاول کی راتوں میں صدقات و خیرات کی تمام ممکنہ صورتیں بروئے کار لاتے ہیں، اظہار مسرت اور نیکیوں میں کثرت کرتے ہیں۔ میلاد شریف کے چرچے کئے جاتے ہیں، مسلمان میلاد شریف کی برکات سے بہر طور فیض یاب ہوتا ہے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجرد چیزوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جس سال میلاد منایا جائے وہ سال امن سے گزرتا ہے، نیز مقاصد حسنہ اور دلی خواہشات کی فوری تکمیل میں بشارت ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جس نے ماہ میلاد النبی کی راتوں کو بطور عید منا کر اس کے شدت مرض میں اضافہ کیا، جس کے دل میں (فیض رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے پہلے ہی بڑی) بیماری ہے۔

(ص ۱۴۷/ ج ۱/ المواہب اللدنیہ، از علامہ امام قسطلانی)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الحاوی للفتاویٰ'' میں ایک استفتا میلاد النبی کے متعلق ہوا تو جواب میں ارشاد فرمایا:

میرے نزدیک میلاد شریف کے انعقاد کی صورت یہ ہے کہ لوگ اکٹھے ہو کر تلاوت قرآن کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے حیران کن واقعات اور معجزات کی روایت بیان کرتے ہیں۔ پھر ان کے لیے دستر خوان بچھایا جاتا ہے تو وہ کھانا کھا کر واپس چلے جاتے ہیں اور کچھ اچھے نئے کاموں کے علاوہ اس میں کوئی اضافہ نہیں کرتے جن کے کرنے پر فاعل کو ثواب ملتا ہے، کیوں کہ اس عمل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر خوشی کا اظہار ہے۔

(ص ۲۵۲/ ج ۱۱، الحاوی للفتاویٰ، بحوالہ المولد النبوی از ڈاکٹر محمد خیر فاطمہ مطبوعہ دار العصماء بیروت)

ایک اور جگہ پر حضرت امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

''مجھے جواز میلاد کی ایک اور اصل پر آگاہی ہوئی ہے جس کو امام بیہقی نے حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعثت کے بعد اپنی طرف سے ایک عقیقہ خود کیا حالاں کہ یہ روایت موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد حضرت عبد المطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے ساتویں روز عقیقہ کیا تھا جب کہ عقیقہ کا عمل دہرایا نہیں جاتا ہے، لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل عقیقہ کو اظہار تشکر پر محمول کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت و جود عطا فرما کر رحمت للعالمین بتایا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا شرف و اعجاز بھی ہے، یہ ایسا ہی ہے جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات پر درود بھیجا کرتے تھے، لہٰذا ہمارے لیے بھی مستحب ہے کہ ہم اظہار تشکر کے لیے میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر مسلمانوں کا اجتماع کریں، کھانا کھلائیں دیگر نیکی کے کام بجالائیں اور پیدائش آقا پر خوشیوں کا اظہار کریں۔ (ص۴۲۵/ ج۱، حجة الله على العالمين از علامہ نبہانی مطبوعہ پوربند)

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''ہمارے یہاں میلاد النبی و اذکار کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں، وہ زیادہ تر بھلے کاموں پر مشتمل ہوتی ہیں، مثلاً ان میں ذکر کیا جاتا ہے، حضور پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے، اور صدقات دیے جاتے ہیں، یعنی غربا کی امداد کی جاتی ہے۔'' (ص۱۲۹/ فتاویٰ حدیثیہ، از امام ابن حجر مکی)

ذکرِ میلاد کے تعلق سے امام سیوطی کا نظریہ

امام سیوطی نے اس شخص کا بھی رد بلیغ کیا ہے جس نے یہ کہا ہے کہ میلاد النبی پر خوشی منانے کا ثبوت قرآن وحدیث میں نہیں ہے آپ نے اس کے جواب میں تحریر کیا ہے:

اگر کسی کو قرآن وحدیث میں میلاد کی اصل اور ثبوت نہ ملے تو عید میلاد النبی منانا ناجائز نہیں ہوگا اس لیے کہ آپ کو اصل نہ ملنا ناجائز ہونے کی دلیل نہیں بلکہ آپ کے

قلت مطالعہ اور کج فہم اور یتیم العلم ہونے کی دلیل ہے۔

امام سیوطی مزید تحریر فرماتے ہیں کہ جشن عید میلاد النبی منانا کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، آثار اصحاب رسول اللہ اور اجماع امت رسول اللہ میں سے کسی کے خلاف نہیں ہے لہذا لوگوں کا اکٹھا ہو کر کھانا کھانا میلاد کی عظمت شان کی وجہ سے مندوب اور باعث اجر و ثواب ہے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہمارے لیے سب سے بڑی نعمت ہے اور شریعت اسلامیہ اپنے متبعین کو نعمت کے شکریہ کے اظہار پر ابھارتی ہے جیسا کہ امام محمد بن محمد الحاج العبدری المالکی اپنی کتاب المدخل میں رقم طراز ہے:

''ربیع الاول کے مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر احسان عظیم کیا لہذا ہم پر لازم وضروری ہے کہ ہم اس مہینہ میں عبادات و صدقات خیر کی کثرت کریں اس نعمت عظمیٰ کے بدلہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

(ص: ۱۶۵، کتاب البیان، از علامہ محمد علی جمعہ مصری)

ذکرِ میلاد کے تعلق سے ابن تیمیہ کا نظریہ

میلاد النبی کی تعظیم کرنا اور میلاد النبی منانا جیسا کہ بہت سے لوگ کرتے ہیں تو اس میں اس کے اچھے مقاصد ہونے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہونے کی وجہ سے اجر عظیم ہے۔ (ص ۸۳ /ج ۲، السیرۃ الحلبیۃ، لعلی بن برہان الدین الحلبی)

امام ابوذرعہ عراقی جو حافظ عراقی کے نام سے مشہور ہیں، آپ سے میلاد النبی کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

ولیمہ کرنا، اور لوگوں کو کھانا کھلانا ہر وقت مستحب ہے، اگر کسی موقعہ پر، ربیع الاول شریف کے مہینے میں ظہور نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی یادگار کے حوالے سے خوشی اور مسرت کے اظہار کا اضافہ کر دیا جائے تو اس سے یہ چیز کیسی بابرکت ہو جائے گی؟ ہمیں معلوم ہے کہ اسلاف نے ایسا نہیں کیا اور یہ عمل بدعت ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ مکروہ

ہو کیونکہ بہت سی بدعات مستحب ہی نہیں بلکہ واجب ہوتی ہیں۔ (شرح مواھب اللدنیہ للزرقانی، بحوالہ، المولد النبوی الشریف، ص۲۳، ڈاکٹر محمد خیر فاطمہ مطبوعہ دار العصماء بیروت)

ابن جوزی کا نظریہ

ابن قیم جوزی یہ مشہور محدث ہیں جن کو مانعین ومنکرین میلاد اپنا پیشوا تسلیم کرتے ہیں لکھتے ہیں:

ہمیشہ مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، مصر، شام، یمن غرض شرق وغرب تک تمام بلاد عرب کے باشندے میلاد النبی کی محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں۔
جب ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی چنانچہ ذکر میلاد پڑھنے اور سننے کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں، اور بے پناہ اجر وکامیابی حاصل کرتے ہیں۔ (ص۵۸ / المیلاد النبوی، لابن جوزی)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا نظریہ

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:
''ہمیشہ مسلمانوں کا یہ دستور ہے کہ ربیع الاول کے مہینہ میں میلاد کی محفلیں منعقد کرتے ہیں، صدقات وخیرات اور خوشی کے اظہار کا اہتمام کرتے ہیں، ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں۔ اس موقع پر وہ ولادت باسعادت کے واقعات بھی بیان کرتے ہیں۔'' (ص۶۰، ماثبت بالسنۃ، از شیخ عبد الحق محدث دہلوی)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نظریہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:
''اس سے قبل مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن

میں ایک ایسی میلاد کی محفل میں شریک ہوا جس میں لوگ آپ کی بارگاہ میں ہدیۂ درود و سلام عرض کر رہے تھے، اور وہ واقعات بیان کر رہے تھے جو آپ کی ولادت کے موقع پر ظاہر ہوئے، اور جن کا مشاہدہ آپ کی بعثت سے پہلے ہوا، اچانک میں نے دیکھا کہ اس محفل پر انوار و تجلیات کی برسات شروع ہوگئی۔ میں نہیں کہتا کہ میں نے یہ منظر صرف جسم کی آنکھ سے دیکھا تھا، نہ یہ کہتا ہوں کہ فقط روحانی نظر سے دیکھا تھا، بہر حال جو بھی ہو، میں نے غور و خوض کیا تو مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ انوار ان ملائکہ کی وجہ سے ہیں جو ایسی مجالس میں شرکت پر مامور کیے جاتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ کے ساتھ ساتھ رحمت باری کا نزول بھی ہو رہا تھا، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دو میں کون سا معاملہ تھا۔ (ص۸۰،۸۱، فیوض الحرمین، از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا نظریہ

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو اکابر دیوبند کے پیر و مرشد ہیں فرماتے ہیں:

''مولد شریف تمام اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہوسکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں، اور قیام (یعنی کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنا) کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔ (ص۸۸، شمائم امدادیہ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مطبوعہ قومی پریس لکھنؤ)

اور یہی حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ ایک دوسری جگہ ارشاد فرما رہے ہیں:

''ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں، تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز موجود ہے تو پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں؟ ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔ البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے، اگر اہتمام تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں، کیوں کہ عالم خلق مقید بزمان مکان ہے لیکن

عالم امر دونوں سے پاک ہے۔ بس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔
(ص ۹۳/شمائم امدادیہ، از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

مفتی اعظم مصر علامہ محمد علی جمعہ مصری کا نظریہ

ماسبق میں ملت اسلامیہ کے اجلّہ علمائے کرام، ائمۂ عظام اور محدثین امام ابن حجر عسقلانی، امام ابن جوزی، امام ابن الحاج العبدری المالکی، امام ابن جزری، امام شمس الدین دمشقی اور امام سیوطی کے اقوال و فتاویٰ سے ثابت ہوا کہ پانچویں صدی ہجری میں امت مسلمہ کا جشن عید میلاد النبی کے تعلق سے کیا حال تھا لہذا ہم بھی امت محمدیہ کے علما وائمہ کی مواقفت میں جشن عید میلاد النبی کو مستحب اور باعث اجر وثواب سمجھتے ہیں اور اس سے خیر و برکت اور رحمت وانوار کا نزول ہوتا ہے آخر تلاوت قرآن، ذکر واستغفار، اوراد و وظائف اور کھانا کھلانے میں کیا حرج ہے؟ ہاں اگر محفل میلاد اور جلوس عید میلاد النبی میں کچھ ناجائز امور راہ پاجائیں تو عید میلاد النبی منانا ناجائز نہ ہوگا۔ میلاد کو ناجائز کہنے کی بجائے اس غلط اور ممنوع چیز کو ختم کیا جائے گا نہ کہ میلاد کو یہی عقل سلیم اور شریعت اسلامیہ کا تقاضہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (خلاصہ فتویٰ، ص ۱۶۴، ۱۶۹، کتاب البیان، از علامہ محمد علی جمعہ مصری، مطبوعہ مصر)

مولوی رشید احمد گنگوہی کا نظریہ

مولوی رشید احمد گنگوہی جو اکابر دیوبند میں سے ہیں لکھتے ہیں۔

”ذکر میلاد فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندوب و مستحب ہے، اگر روایات صحیحہ سے بیان ہو اور کوئی اور مکروہ وغیر مشروع اس میں مذموم نہ ہو، چنانچہ اس امر کو بارہا بتصریح یہ عاجز لکھ چکا ہے اور براہین قاطعہ میں بھی اس کے جواز وندب کی تصریح کی گئی ہے، کسی کو اس پر اعتراض نہیں ہے، جو کچھ بحث و کلام ہے وہ سب قیود پر زوائد ہے اور

بس، مگر حساد کو یا نظر نہیں یا فہم نہیں اور اسی طرح اپنے اساتذہ و مشائخ کا عمل درآمد دیکھا
(ص ۳۵/ اثبات استحسان۔ از علامہ زید ابوالحسن فاروقی مطبوعہ دہلی)

مفتیانِ دیوبند کا نظریہ

مولوی عزیز الرحمان مفتی دیوبند نے ایک استفتا کے جواب میں تحریر کیا ہے:
محفل میلاد النبی کی محفل منعقد کرنا اگر بدعات مروجہ سے خالی ہو تو جائز ہے بلکہ مندوب ہے اور یہ ایسے ہی ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر تمام اذکار۔
(ص ۳۲۰، ج ۴، فتاویٰ امدادیہ)

واضح رہے کہ اس جواب کی تصدیق مولوی محمود الحسن و مولوی مرتضیٰ حسن در بھنگی مولوی انور شاہ کشمیری و مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ نے کی ہے۔

اب اگر کسی کو جشن میلاد پر اعتراض ہے تو پہلے ان کا گریبان تھامے بعد میں ان خوش عقیدہ سنی مسلمانوں پہ نکتہ چینی کرے جو سرکار رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد منعقد کر کے اپنی محبتوں کا اظہار کرتے ہیں۔

دلائل مذکورہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد منانا باعث خیر و برکت ہے اور نزول رحمت کا ذریعہ اسی لیے ہر مسلمان اس کو دل و جان سے مناتا ہے۔

حضرت علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ اپنی کتاب ''نظم البدیع فی مولد النبی الشفیع'' میں فرماتے ہیں:

و اعلم بان من احب احمد — لابد ان یھوی اسمہ مرددا
لذاک اھل العلم سنوا المولدا — من بعدہ فکان امرا رشدا
ارضی الوریٰ الا غواۃ نجد

(نظم البدیع۔ از علامہ نبہانی بحوالہ محفل میلاد ذیشان از ابوالحسن زید فاروقی، ابوالخیر اکیڈمی دہلی)

ترجمہ: خوب سمجھ لو جو شخص جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت

رکھتا ہے یقیناً وہ آپ کے اسم مبارک کو پڑھ کر خوش ہوگا یعنی آپ کے ذکر خیر کو بار بار سننا پسند کرے گا۔ اسی لیے اہل علم نے آپ کے بعد مولود شریف کی سنت کو رواج دیا ہے جو کہ ایک فعل رشید اور مستقیم ہے، جس نے بجز نجد کے سرکشوں کے تمام دنیا کو خوش کیا ہے۔

جمہور علما نے احادیث صحیحہ اور آیات مقدسہ سے اخذ و استنباط کر کے یہ مسئلہ بیان کیا ہے اور اس کار خیر کو مستحب قرار دیا ہے جس کا بیان ہم شرح و بسط کے ساتھ اقوال علما و محدثین کی روشنی میں کیا، اور اس باعث وغیرہ برکت کا کام کی جنھوں نے مخالفت کی ہے ان کی بڑی دلیل یہ ہے کہ یہ کام بدعت ہے اور حدیث شریف میں ہے کـل بـدعة ضلالة یعنی ''ہر بدعت ضلالت و گمراہی ہے'' لہذا یہ کام ضلالت ہے، العیاذ باللہ اللہ کی پناہ ایسے اقوال سے کبرت کلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذباً۔ (الکهف)

کتنا بڑا بول ہے کہ ان کے منہ سے نکلتا ہے نرا جھوٹ کہہ رہے ہیں۔

اتنا بھی نہ سوچا کہ کتنا عظیم جرم کر رہے ہیں اور کس کی میلاد کو گمراہی قرار دے رہے ہیں اور خسران مبین کے مستحق ہو رہے ہیں، ان حضرات کی ہفوات کو سن کر عربی کا مقولہ سامنے آتا ہے۔ حـفـظـت شيـئـا و غـابـت عنك اشـيـاء۔ یعنی ایک بات تو تمہاری نظر میں ہے لیکن اور باتیں نظر سے اوجھل ہیں۔

تعجب ہے ان لوگوں پر جو اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں اپنے کو ائمہ اربع کا متبع کہتے ہیں اور محفل میلاد شریف کے بارے میں عوام کو یہ باور کراتے ہیں کہ یہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی لہذا یہ بھی گمراہی، معاذ اللہ، اور بعض اس مبارک محفل کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد منانے میں ہندوؤں کے مشرکانہ رسم جنم کنہیا سے تشبیہ دیتے ہیں۔

افسوس ہے ایسے لوگوں پر زبان سے تو مسلمان ہونے کا دعوی اور کلمہ توحید اور نبی کا میلاد مثل کنہیا اللہ کی پناہ کیسی قبیح تمثیل، فقہ کا قاعدہ ہے "و من لم يعرف باحوال الناس فهو جاهل"، یعنی جو لوگوں کی حالت اور زمانے کی کیفیت سے ناواقف ہو وہ نرا جاہل ہے۔

اگر ایسے لوگوں کی قوت فکر کی یہی کوشش رہی تو وہ دن دور نہیں جب شعائر اللہ کے متعلق کوئی زبان دراز یہ کہتا ہوا نظر آئے یہ تو تمام مشرکانہ رسوم کا چربہ ہیں، آب زم زم سے نہانا گنگا اشنان کی تقلید ہے، بیت اللہ شریف کی طرف سجدہ کرنا اور اس کا طواف کرنا اور حجر اسود کو بوسہ دینا پوجا پاٹ کی پیروی ہے میدان عرفات اور منیٰ کا جانا کاشی اور ہردوار جانے کی تمثیل ہے اور اسی طرح اسلام کے دیگر فرائض اور اعمال کے بارے میں بھی سنا جائے۔ مثل مشہور ہے "کل اناء ینضح بما فیہ" یعنی ہر برتن میں سے وہی رستا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔

مفتی عنایت احمد کاکوروی کا نظریہ

مفتی عنایت احمد کاکوروی فرماتے ہیں:

حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام میں یہ رواج ہے کہ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد پاک منعقد کی جاتی ہے جس میں ولادت کا بیان اور کثرت سے درود شریف کا ورود ہوتا ہے، اور بطور دعوت شیرینی بھی تقسیم ہوتی ہے، یہ عمل باعث خیر و برکت اور رسول عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادتی محبت کا سبب ہے۔ بارہویں ربیع الاول کی یہ محفل مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے اندر منعقد ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش پر۔ (ص ۱۷، ۱۸، تواریخ حبیب الٰہ، از مفتی عنایت احمد کاکوروی، مطبوعہ مجلس برکات مبارک پور اعظم گڑھ)

مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی کا نظریہ

مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی لکھتے ہیں:

"جس زمانے میں بطور مندوب محفل میلاد کی جائے باعث ثواب ہے اور حرمین، بصرہ، شام، یمن اور ممالک کے لوگ بھی ربیع الاول کا چاند دیکھ کر خوشی اور محفل میلاد اور

کار خیر کرتے ہیں اور قرأت اور سماعت میلاد میں اہتمام کرتے ہیں اور ربیع الاول کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی ان ممالک میں میلاد کی محفلیں ہوتی ہیں اور یہ اعتقاد نہیں کرنا چاہیے کہ ربیع الاول میں میلاد شریف کیا جائے گا تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔
(ص ۲۸۳/ ج ۲/ فتاویٰ عبدالحی، از عبدالحی لکھنوی)

ایک دوسری جگہ اپنی اسی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:

''میلاد النبی پر خوشی اور ذکر میلاد شریف قاعدہ شرعیہ کے نیچے آتا ہے تو اس طریقہ پر بڑے بڑے فقہاء متبحرین اور بڑے بڑے مفتی جو کہ مسائل کو قرآن و حدیث سے معلوم کرتے ہیں مثلاً امام حافظ ابن حجر، امام سیوطی، علامہ شامی اور دوسرے فقہاء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اسی جانب گئے ہیں اور انھوں نے ذکر میلاد مستحب ہونے کا حکم دیا ہے۔ (ایضاً)

غرض کہ ایسے سینکڑوں جزئیات ہیں جو انعقاد محفل میلاد پر دلالت کرتے ہیں ائمہ کرام و علمائے عظام کی تحریروں میں موجود ہیں۔ حقائق کو جاننے اور سمجھنے کے لئے نظر عشق و محبت ہونی چاہیے۔

قیام میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کھڑے ہوکر صلوٰۃ و سلام پڑھنا عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طریقہ ہے اور نہایت ہی پسندیدہ عمل ہے۔ اس لیے کہ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر اہل ایمان پر ان کی حیات ظاہری میں واجب تھی اسی طرح آج بھی واجب ہے۔ صحابۂ کرام تعظیم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے تھے۔ ان کی زندگی تعظیم رسول کے حوالے سے ہمارے لیے نمونۂ عمل ہے۔ محفل میلاد یا محفل نعت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے وقت احتراماً کھڑا ہونا صحابۂ کرام کے طرز عمل کا تسلسل ہے اور جس مجلس و محفل میں یہ عمل کیا جائے اس پر اللہ رب العزت انوار و تجلیات کی بارش برساتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے جو حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے:

کان النبی ﷺ یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاماً حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الادب باب فی الحلم و الاخلاق)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں بیٹھا کرتے تھے ہم سے باتیں کرنے کے لیے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہم دیکھتے کہ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے گھر میں داخل ہو گئے ہیں۔

یہ حدیث صحابۂ کرام کے طرز عمل کی مظہر ہے، محافل میلاد میں صلوٰۃ و سلام کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر دونوں طرح درست و جائز ہے۔ اب اس کی کسی بھی ہیئت پر اعتراض بے جا ہے، کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں کا شرعی جواز موجود ہے جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

ان اللّٰہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنو صلوا علیہ و تسلموا تسلیماً۔

حضور اعلیٰ حضور محدث بریلوی علیہ الرحمۃ سے سوال ہوا کہ قیام بوقت میلاد شریف سنت ہے یا مباح اور اس کے تارک پر حرف زنی درست ہے نہیں؟

الجواب:

مستحب ہے کما نص علیہ ائمہ ذو رواہ و روایۃ کما فی عقد الجوھر و الدر السنیۃ و غیرھما من الکتب البییہ و لنا فیہ رسالۃ کافیہ شافیہ باذن اللّٰہ تعالیٰ

سمیناھا اقامۃ القیامۃ علی طاعن القیام لنبی التھامۃ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

یوں تبرک کہ چند لوگ بیٹھے ہیں ذکر ولادت اقدس آیا تعظیم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار نہیں مگر اس وقت بیٹھا رہے کہ آخر قیام واجب نہیں ایسے ترک پر طعن نہیں اور اگر یوں ترک ہو کہ مجلس میں اہل اسلام نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے قیام کیا اور یہ بلا عذر جما بیٹھا رہا تو قطعاً محل طعن و دلیل مرض قلب ہے، نظیر اس کی شاہد عین یہ ہے کہ کسی مجمع میں بندگان سلطانی تعظیم سلطانی کے لئے سرو قد کھڑے ہوں اور ایک نامہذب بے ادب قصدا بیٹھا رہے، ہر شخص اسے گستاخ کہے گا اور بادشاہ کے عتاب کا مستحق ہوگا، یوں ہی اگر ترک قیام بر بنائے اصول باطلہ وہابیت ہو تو شنیع تر ہے۔ (ص ۱۳۹، ج ۹، فتاویٰ رضویہ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

محفل میلاد کے اندر دنیا میں حضور کی تشریف آوری کے بیان اور ذکر ولادت کے وقت قیام کرنے اور صلوٰۃ وسلام باادب کھڑے ہوکر پڑھنے کے سلسلے میں بعض حضرات کا نہایت باطل و بے بنیاد خیال ہے، ان لوگوں کا گمان فاسد اور الزام یہ ہے کہ لوگ اس اعتقاد کے ساتھ قیام کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاص انہیں لمحات میں اپنے جسم کے ساتھ اس مجلس میں تشریف لاتے ہیں، یہ مفتریوں کا محض افترا ہے کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں، ہاں! ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور آپ کی شایان شان آپ کو مکمل برزخی زندگی حاصل ہے اور یہ بھی ہے کہ آپ کی روح مبارک اللہ تبارک وتعالیٰ کی حکومت وملکوت میں سیاح اور گردش کناں ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مجلس خیر اور محافل علم ونور میں حاضر ہو، کیوں کہ روحوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اتنی قوت وطاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ جہاں چاہیں آجاسکتی ہیں۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے "مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔" (ص ۳۱، جشن میلاد النبی از سید محمد بن علوی

مالکی، مترجم علامہ یٰسین اختر مصباحی، مطبوعہ دار القلم دہلی)

اور یہ بعید نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ایسی محفلوں میں حاضر ہوتی ہو جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہوتا ہو، بلکہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''ان کا تشریف لانا عقلاً بھی ممکن ہے اور نقلاً وشرعاً بھی روا، یوں ہی بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوا۔ (فیوض الحرمین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)۔

ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

ان الانبیاء لایموتون و انهم یصلون و یحجون فی قبورهم۔ (ص ۸٤، فیوض الحرمین از شاہ ولی اللّٰه محدث دهلوی، مطبوعه مطبع احمدی دهلی)

بے شک انبیائے کرام فوت نہیں ہوتے بلکہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور حج کرتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس نظریہ کی تائید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حدیث پاک سے ہوتی ہے۔

"ان اللّٰه حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء فنبی اللّٰه حیٌّ یُرزق۔ (ص ۱۲۱، مشکوٰة شریف)

یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ حرام کردیا ہے کہ وہ انبیائے کرام کے جسموں کو کھائے، تو اللہ کے نبی زندہ ہیں اور روزی دیے جاتے ہیں۔

شیخ برزنجی قیام میلاد کے تعلق سے فیصلہ کن بات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

و قد اُستحسن القیأم ذکر مولده الشریف ائمة ذو روایة و رویة فطُوبی لمن کان تعظیمه صلی اللہ علیہ وسلم غایة مرامه و مرماه۔ (ص ۳۱، جشن میلاد النبی از سید

محمد بن علوی مالکی، مترجم مطبوعہ دار القلم دھلی)
آپ کے ذکر میلاد شریف کے وقت قیام کو روایت و درایت والے
ائمہ کرام نے مستحسن جانا، بشارت ہے اس مسلمان کے لیے کہ نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم جس کے مطلوب ومقصود کی انتہا ہو۔

قلائد الجواہر میں حضور سیدنا غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں ظہر کی نماز سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا، فرمایا بیٹا تم لوگوں کو وعظ کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں عجمی ہوں ان فصحائے بغداد کی موجودگی میں کیسے خطاب کروں؟ ارشاد فرمایا اپنا منہ کھولو میں نے منہ کھولا تو آپ نے سات مرتبہ اپنا لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا، اور فرمایا! لوگوں کو وعظ ونصیحت کرو، میں نے ظہر کی نماز کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کی جم غفیر کی وجہ سے خطاب کی ہمت نہ ہوتی، اچانک میری نظر مولیٰ علی پر پڑی آپ نے فرمایا اپنا منہ کھولو میں نے منہ کھولا تو آپ نے چھ مرتبہ لعاب دہن میرے منہ میں ڈالا، میں نے عرض کی سارت بار کیوں نہیں؟ فرمایا! رسول اللہ کے ادب کی وجہ سے۔'' (ص ۱۹، قلائد الجواھر فی مناقب عبد القادر، از محمد بن یحییٰ)

اسی طرح کا ایک اور واقعہ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا مشہور ہے۔

''سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وعظ میں مصروف تھے، قریب ہی میں حضرت علی بن ہیتی رضی اللہ عنہ بھی تھے، اچانک حضرت علی بن ہیتی پر غنودگی طاری ہوگئی، حضور غوث پاک نے فرمایا! تمام لوگ خاموش رہو، تمام حاضرین خاموش ہوگئے، حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کرسی سے نیچے اترے اور کمال ادب کے ساتھ سر جھکا کر کھڑے ہوگئے، اتنے میں حضرت علی بن ہیتی کو افاقہ ہوا تو حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تم نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اسی لئے میں باادب کھڑا ہوگیا۔ حضرت علی بن ہیتی نے فرمایا: لوگو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی بحالت خواب زیارت کی اور شیخ عبد القادر نے بحالت بیداری زیارت کی۔
(ص۵۹، زبدۃ الاسرار، از شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

حضرت ملا علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں:

"ان روح النبی حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام۔"
(شرح شفا للقاضی عیاض از ملا علی قاری)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کریم ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہے۔

انسانی معاشرے میں قیام تعظیمی کئی طریقے سے رائج ہے مثلاً لوگ اپنے بڑوں کی تعظیم کو قیام کرتے ہیں، اپنے پیشواؤں کے لئے قیام کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی طریقہ سے قیام تعظیمی رائج ہے اور اس کو کوئی ناجائز یا حرام نہیں کہتا بلکہ سب صحیح جان کرتے ہیں، جب ان تمام حضرات کے لیے قیام درست تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قیام تعظیمی کیوں ناجائز وحرام ہوگا؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا واضح اعلان ہے کہ نبی مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ اور خود حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو اپنے سردار کی تعظیم کے لئے قیام کا حکم فرمایا! چنانچہ صحیحین کی حدیث ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا:

"قوموا الی سیدکم و خیرکم (بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی من الاحزاب)

اپنے سردار کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

یہ قیام سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی تعظیم کے لئے تھا، اس لئے نہیں کہ وہ مریض تھے ورنہ "قوموا الی مریضکم" فرماتے بلکہ مریض کے لئے چند افراد کافی تھے۔

اور خود حضور سرور کائنات کا یہ عمل تھا کہ آپ آنے والوں کی دلجوئی کی خاطر قیام فرماتے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ جب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا گھر پر

آئیں تو ان کے لئے قیام فرمایا، اور نیز جب آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر جب تشریف لے گئے تو انھوں نے بھی آپ کے لئے قیام فرمایا، اور آپ نے نہ تو اس سے منع فرمایا اور نہ ہی انکار کیا۔ (ترمذی ابواب المناقب باب فی فضل فاطمه)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قیام تعظیمی درست اور جائز ہے۔

اور ہر قیام یہ عبادت کے ساتھ ہی خاص نہیں جیسا کہ مانعین کا زعم فاسد ہے۔ ہم یہاں پر ائمہ کرام کی رائے پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے کتنی وضاحت کے ساتھ قیام غیر اللہ کو صحیح فرمایا ہے۔

علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ ''شرح کبیر منیر'' میں رقم طراز ہیں:

"القیام لم یشرع عبادة و حده و ذالك لان السجود غاية الخضوع حتی لو سجد لغير الله يكفر بخلاف القیام۔" (شرح کبیر منیر، از علامه حلبی بحواله فتاویٰ رضویه)

اور خالی قیام شریعت مطہرہ میں عبادت نہیں اس لئے کہ سجدہ اعلیٰ درجہ کی عاجزی ہے کہ اگر غیر اللہ کو کرے گا تو کافر ہو جائے گا، برخلاف قیام کے، یعنی اگر کوئی غیر اللہ کے لئے قیام کرے گا تو کافر نہ ہوگا۔

قیام میلاد النبی کے متعلق عرب کے عظیم دانشور ڈاکٹر محمد خیر فاطمہ رقم طراز ہیں:

محفل میلاد میں ذکر ولادت کے بعد حاضرین محفل صاحب میلاد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کے لیے کھڑے ہوجاتے ہیں، اور یہ قیام عظیم قیام ہے جس کو مشرق و مغرب کے علمانے مستحسن قرار دیا ہے اور اسی پر سارے عالم اسلام کا عمل ہے۔ اور جس کو مسلمان اچھا جانیں وہ عند اللہ بھی اچھا ہوتا ہے۔ (ص۴۵، المولد النبوی الشريف للدكتور محمد خير فاطمه مطبوعه دار العصماء بيروت)

مولوی اسماعیل دہلوی کے دادا پیر شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تفسیر عزیزی پارہ الم میں لکھتے ہیں:

''در حقیقت چیز یک نماز از غیر نماز تمیز پیدا کند ہمیں دو فعل اند رکوع و سجود۔ و قیام اختصاص بہ نماز بلکہ بہ عبادت ہم ندارد۔''

(تفسیر عزیزی پارہ آلم، از شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی)

کہ در حقیقت نماز اور غیر نماز میں جو چیز تمیز کرتی ہے وہ رکوع و سجود ہیں اور رہا قیام تو یہ نماز کیا بلکہ دیگر عبادات کے ساتھ بھی خاص نہیں۔

علامہ حلبی اور شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی کی عبارتوں سے ظاہر ہوگیا کہ قیام فی نفسہ عبادت نہیں، اور نہ یہ نماز اور دیگر عبادات کے ساتھ خاص ہے۔ اب اگر مانعین اس کو اللہ کے ساتھ خاص کریں تو اپنے بزرگوں کے کلام کو پیش نظر رکھیں۔

تعجب ہے مانعین پر کہ نبی خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کی خوشی میں میلاد اور اس کے قیام کو تو ناجائز و بدعت و ضلالت و گمراہی کا ذریعہ بتائیں جب کہ یہی چیزیں اپنے دار العلوم میں جشن دار العلوم جائز، اپنے مولویوں کے استقبال ان کے لیے طلبہ کی لمبی قطاریں، گاندھی اور جناح کی یاد میں جلسے اور ان کے قصیدے جائز مگر سرور کائنات کا مولود حرام قیام ناجائز۔ یا للعجب؟

دار العلوم دیوبند کے سابق مہتمم جناب قاری محمد طیب صاحب جن کو حضرات دیوبند اپنا پیشوا مانتے ہیں وہ قیام نہ صرف درست مانتے ہیں بلکہ والہانہ انداز میں کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں۔

لکھتے ہیں:

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا سلام لے لو

تمام دنیا کے ہم ستائے کھڑے ہوئے ہیں سلام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا نظر سے روپوش ہے کنارا
نہیں کوئی ناخدا ہمارا خبر تو عالی مقام لے لو
یہ کیسی منزل پہ آ گئے ہیں نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقا تمام اپنا غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیب مزار اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں ان کو پیام دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

(ص۱۶۶، بارہ مہینوں کی بارہ تقریریں، از غلام نبی کشمیری استاذ دارالعلوم دیوبند، مطبوعہ زم زم بکڈپو دیوبند)

علامہ سید احمد زینی دحلان مفتی مکہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "السیرۃ النبویۃ" میں فرماتے ہیں:

"یعنی عادت جاری ہوگئی کہ لوگ جب ذکر ولادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، اور قیام بہت بہتر و مستحسن ہے، اور کیوں نہ ہو اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے، اور بے شک امت کے عظیم رہنماؤں نے جن کی پیروی کی جاتی ہے خود بھی کیا ہے، غرض کہ سینکڑوں سال سے جمہور علما، فقہائے عظام اور محدثین وائمہ معتمدین رحمہم اللہ نے ذکر ولادت کے وقت قیام فرمایا ہے، اسے مقبول و معمول رکھا، اسے مستحسن قرار دیا اور خیر و برکت کا باعث قرار دیا۔ اور سالہا سال سے دنیائے اسلام بلاد عرب و عجم میں خواص و عوام کا یہی معمول رہا ہے، اور اسی کو شعار اہل سنت و جماعت قرار دیا ہے کہ اس کے ذریعہ اہل سنت و جماعت اور دیگر گمراہ فرقوں میں تمیز باقی ہے، نیز یہ کہ محفل میلاد النبی کو ساری دنیا کے علمائے کرام اور عام مسلمین مستحسن سمجھتے ہیں اور ہر جگہ اس پر عمل ہے۔ اور اکثر جگہ ان مجالس میں کھانے پینے کی چیزوں مثلاً شیرینی، مٹھائی، پھل میوے وغیرہ کا اہتمام ہوتا اور ان کو اہل محفل میں تقسیم کیا جاتا ہے یہ بھی مستحسن ہے۔ جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث موقوف سے ماخوذ ہے قاعدہ کے

مطابق شرعاً مطلوب ہے۔

"ماراه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن و ماراه المسلمون قبيحا فهو عند الله قبيح۔" (اخرجه الامام احمد)۔

جس چیز کو مسلمان اچھی سمجھیں وہ خدائے تبارک وتعالیٰ کے یہاں اچھی ہے اور جسے مسلمان بری سمجھیں وہ خدا کے یہاں بری ہے۔"

مزید کہ محافل میلاد میں میں شرینی و طعام وغیرہ بھی اسی استحسان کے قبیل سے ہیں۔ (السیرة النبویة ازسید زینی دحلان مفتی مکہ مکرمہ)

محفل میلاد کے لئے یہ ضروری نہیں کہ عمدہ غذائیں اور اچھے اور لذیذ میوہ ذات ہوں کہ بغیر اس کے محفل پوری نہ ہوگی قطعاً جہالت ہے، بلکہ حسن نیت سے جو کچھ بھی میسر آجائے خلوص سے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں نذر کردے۔

"الدر الثمين فی مبشرات النبی الامین" میں بائیسویں حدیث کے ذیل میں شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"میں ہر سال مولود میں کھانا پکا کر لوگوں کو کھلایا کرتا تھا، ایک سال قحط سالی کی وجہ سے بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ ہوا میں نے وہی چنے تقسیم کیے، رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو کیا دیکھتا ہوں وہی بھنے ہوئے چنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان چنوں سے بہت مسرور اور خوش ہیں۔ (ص۸، الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین از شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی)

حضرت ملا علی قاری نے تمام بلاد اسلامیہ میں مولود شریف کا ہونا ثابت کیا ہے۔ چنانچہ حرمین شریفین میں زمانہ قدیم سے اب تک اور ملک روم، شام، اندلس اور مغربی ممالک وغیرہ تمام بلاد اسلام میں ہمیشہ سے اب تک محافل کے انعقاد پر عمل ہے۔ اور

دیوان گانِ رسالت ہمیشہ کرتے رہیں گے۔

ماہ ربیع الاول کا آغاز ہوتے ہی پورا عالم اسلام میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منانا شروع کر دیتا ہے، ہر اسلامی ملک اپنی ثقافت اور رسم و رواج کے مطابق محبت آمیز جذبات کے ساتھ یہ مناتا ہے۔ واضح رہے کہ جشن میلاد یہ صرف آج کے ہندو پاک کے مسلمان ہی نہیں مناتے ہیں بلکہ ایک مدت دراز سے عالم اسلام اس کارِ خیر کو مناتا چلا آیا ہے جیسا کہ ہم نے شرح و بسط سے علما و محدثین کے اقوال و افعال سے واضح کیا۔

ان دلائل سے واضح ہو گیا کہ جشن میلاد النبی منایا جائے اور خوشی کا اظہار کیا جائے، اور غرباء و فقراء کو صدقات و خیرات دیا جائے، یہ باعث اجر و ثواب ہے۔

جلوس میلاد

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن درودوں اور سلاموں کی جلو میں جلوس نکالنا بھی تقریبات میلاد کا ایک اہم حصہ ہے۔ غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل صحابۂ کرام کی سنت کو حیات نو بخشتا ہے، عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی جلوس نکالے گئے جن میں صحابۂ کرام شریک ہوئے، جس پر احادیث رسول دال ہیں۔

جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو باشندگان مدینہ نے جلوس کی شکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال فرمایا۔

حضرت شیخ محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوت میں فرماتے ہیں:

> ''ان دنوں جب آپ کی آمد متوقع تھی مدینہ منورہ کے مرد و عورت، بچے اور بوڑھے ہر روز جلوس کی شکل میں دیدہ و دل فرش راہ کیے ہوئے آپ کے استقبال کے لئے مدینہ سے چند میل کے فاصلے پر قبا کے مقام پر جمع

ہو جاتے، جب ایک روز سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کی مسافتیں طے فرماتے ہوئے مدینہ منورہ قدم رنجہ ہوئے تو اس دن اہل مدینہ کی خوشی دیکھنے کے لائق تھی، اس دن ہر انسان خوشی سے بلیوں اچھل رہا تھا اور شہر مدینہ کے گلی کوچے جلوس محمدی کے انوار سے جگمگا رہے تھے۔
(ملخصاً) (ص ۹۳، مدارج النبوت از شیخ عبدالحق محدث دہلوی مطبوعہ دہلی)

مسلم شریف کی حدیث کے الفاظ ہیں:

فصعد الرجال و النساء فوق البيوت و تفرق الغلمان و الخدام فی الطرق ينادون يا محمد! يارسول اللّٰه! يا محمد! يارسول اللّٰه! (صحيح مسلم باب فی حديث الهجرة، كتاب الزهد)

مرد اور عورتیں گھروں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام راستوں میں پھیل گئے سب باآواز بلند کہہ رہے تھے یا محمد! یارسول اللہ! یا محمد! یارسول اللہ

جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری مدینہ منورہ کے قریب پہنچی تو آقائے دوجہاں کی سواری کو دیکھ کر خوشیوں میں چور ہوجاتے ہیں اور دل و جاں نثار کرنے لگتے ہیں، غلاموں پر کیف و مستی کا ایک عجیب سماں طاری تھا اور مچل مچل کر اس طرح تکبیریں بلند کر رہے تھے،

اللّٰه اكبر قد جاء رسول اللّٰه   اللّٰه اكبر قد جاء رسول اللّٰه
اللّٰه اكبر قد جاء رسول اللّٰه   اللّٰه اكبر قد جاء رسول اللّٰه

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

جب سب مرد و عورت آپ سے جا ملے تو مبارک باد دی، اور بڑی خوشیاں منائیں اور جوان لوگ اور چھوٹے بچے اور عورتیں اور مرد سب چھوٹے بڑے استقبال میں یہ کہہ رہے تھے، جاء رسول اللّٰه، جاء نبی اللّٰه، وحشی جانور بھی جیسے کہ ان کی عادت

ہے اچھل رہے تھے کھیل رہے تھے، اور فرح اور سرور کی داد دے رہے تھے۔

اور علماء نے کہا ہے کہ بنونجار کی لڑکیوں کی ایک جماعت آں حضرت کی تشریف آوری کی خوشی میں دفیں بجاتی ہوئی حاضر ہوئیں اور وہ دف بجاتی تھیں اور گاتی تھیں۔

نحن جوار من بني النجار　　یا حبذا محمد من جار

(ص ۹۳، مدارج النبوۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مطبوعہ دہلی)

گویا کہ سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خوشی میں پورا مدینہ کیف و سرور اور فرحت و بہجت میں ڈوبا ہوا تھا۔ انصار مدینہ کی معصوم بچیاں اور اوس و خزرج کی عفت شعار دوشیزائیں دف بجا بجا کر دل و جان محبوب کائنات پر نثار کر رہی تھیں اور آپ کی آمد کی خوشی میں ان اشعار کو گنگنا رہی تھیں۔

طلع البدر علینا　　من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا　　مادعا للّٰہ داع

ایها المبعوث فینا　　جئت بالامر المطاع

حضرت شیخ محقق حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مدینہ میں آمد سرکار کی منظر کشی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول ہے، انہوں نے فرمایا: میں اس وقت آٹھ یا نو سال کا لڑکا تھا مجھے ابھی تک یاد ہے کہ جس روز آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف تشریف لائے۔ تو آپ کے ظہور کے نور سے مدینہ کے در و دیوار روشن ہو گئے تھے۔ جیسے کہ آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ (ص ۹۳، ج ۲، مدارج النبوت)

اور اسی طرح فتح مکہ کے موقع پر تمام مسلمان ایک عظیم الشان جلوس کی صورت میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بآواز بلند اللہ کی شان و شوکت اور حضور سرور کائنات کی نعت بیان فرما رہے تھے۔

صاحب ''الاعلام'' نے بارہویں ربیع الاول شریف کو مکہ مکرمہ میں جلوس محمدی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''۱۲ربیع الاول کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اجتماع کا اعلان ہوجاتا ہے۔ تمام علاقوں کے علما، فقہا، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہوجاتے ہیں ادائیگی نماز کے بعد سوق اللیل سے گزرتے ہوئے مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتی ہیں (یہ مشعل بردار جلوس ہوتا ہے) وہاں لوگوں کا کثیر اجتماع ہوتا ہے کہ جگہ نہیں ملتی پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کے لیے دعا ہوتی ہے اور تمام لوگ پھر دوبارہ مسجد حرام میں آجاتے ہیں۔ واپسی پر مسجد میں بادشاہ وقت مسجد حرام اور ایسی محفل کے انتظام کرنے والوں کی دستار بندی کرتا ہے۔ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا ہے کہ دور دراز دیہاتوں شہروں حتی کے جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے، اور آپ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔''

(ص۱۹۶، الاعلام باعلام بیت الحرام، بحوالہ میلاد النبی، ص۶۵۰، مطبوعہ دہلی)

صاحب جامع اللطیف نے مکہ مکرمہ میں جشن میلاد کے حوالے سے لکھا ہے:

''ہر سال مکہ شریف میں ۱۲ربیع الاول کی رات کو اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو شافعی ہیں مغرب کی نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ ان لوگوں میں تینوں مذاہب فقہ کے ائمہ، اکثر فقہا اور اہل شہر ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں، وہاں جاکر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ ہوتا ہے۔ (ص۲۰۱، الجامع اللطیف فی فضل مکہ و اہلہا و بناء البیت الشریف، بحوالہ میلاد النبی، ص۶۵۱)

مولانا فہیم احمد ازہری سرزمین مصر پر عصر حاضر میں جشن وجلوس میلاد النبی کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں:

ماہ ربیع الاول کا چاند نظر آتے ہی مصر میں ہر طرف چہل پہل اور مسرت و شادمانی نظر آنے لگتی ہے تمام سڑکیں عمارتیں مارکیٹ سرکاری وغیر سرکاری دفاتر سجائے جاتے ہیں۔ ہر شب ۱۲ربیع الاول تک جشن چراغاں ہوتا ہے۔ مختلف اقسام کی مٹھائیوں

بالخصوص حلوہ کی بے شمار دوکانیں خاص اسی موقع پر سجائی جاتی ہیں۔ تمام مسلمان اپنے عزیز و اقارب، دوست و احباب اور رشتہ داروں کو حلوہ بطور تحفہ پیش کرتے ہیں۔ تمام مساجد، دفاتر، خانقاہوں اور دیگر مقامات پر مسلسل میلاد النبی کی محافل و مجالس کا انعقاد ہوتا ہے۔ ۱۲/ ربیع الاول کو قاہرہ میں عظیم الشان جلوس محمدی نکالا جاتا ہے جو قاہرہ کی عظیم شاہراہوں سے گزرتا ہوا مسجد سید امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچ کر جلسہ کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے جس میں محدث مصر خطیب عرب شیخ احمد عمر ہاشم صاحب سابق رئیس جامعۃ الازہر الشریف ورکن مجلس "الشعب الاسلامی" کا خصوصی خطاب ہوتا ہے جس کو سننے کے لیے لوگ دور دراز مقامات سے سفر کر کے شریک خطاب ہوتے ہیں۔ جلوس میں قاہرہ اور قرب و جوار کے تمام علما و مشائخ اور خانقاہوں کے سجادگان اپنے تمام مریدین و متوسلین کے ساتھ شرکت کرتے ہیں۔ مختلف رنگ و نور اور انواع و اقسام کے عربی عبارات کے جھنڈے میں علما و مشائخ کا یہ جلوس بہت ہی پُر کیف منظر پیش کرتا ہے۔

حکومت مصر وزارۃ الاوقاف، ازہر شریف کے تعاون سے ۲/ ربیع الاول سے ۱۲/ ربیع الاول تک عالمی میلاد کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے جس میں عالم اسلام سے بے شمار علما و مشائخ اور مندوبین شرکت کرتے ہیں جن کی آمد و رفت اور قیام و طعام کی پر تکلف ذمہ داری حکومت مصر پر ہوتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اچھی مقدار میں نذرانے پیش کیے جاتے ہیں۔

ہمارے وطن ہندوستان سے بھی ایسے حضرات سفر کر کے مصر میں عالمی میلاد کانفرنس میں شرکت کرتے ہیں جو جشن عید میلاد النبی، جلوس محمدی اور مزارات پر حاضری کو ناجائز و حرام کہتے ہوئے نہیں تھکتے اور بڑی ڈھٹائی و بے شرمی سے ان امور کے قائلین کو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں۔ آخر ایسی کون سی حکمت عملی یا قاعدہ ہے کہ یہ امور ہندوستان میں ناجائز و حرام اور شرک و بدعت لیکن مصر میں عین اسلام؟

جو بات کہیں فخر وہی بات کہیں ننگ

(ص ۱۸، ماہنامہ کنز الایمان دہلی مارچ ۲۰۱۰ء)

جلوس محمدی اور میلاد النبی کے متعلق شاہ مفتی مظہر اللہ دہلوی (سابق خطیب و امام

شاہی مسجد فتح پوری، دہلی) فرماتے ہیں:

''میلاد خوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بارہویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کا ارتکاب نہ ہو یہ دونوں جائز ہیں، ان کو ناجائز کہنے کے لیے دلیل شرعی چاہیے۔ مانعین کے پاس اس کی ممانعت کی کیا دلیل ہے؟ یہ کہنا کہ صحابۂ کرام نے نہ کبھی اس طور سے میلاد خوانی کی نہ جلوس نکالا ممانعت کی دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی جائز امر کو کسی کا نہ کرنا اس کو ناجائز نہیں سکتا۔ (ص ۴۳۵، ۴۳۶، فتاویٰ مظہری)

اور خود علمائے دیوبند کی سیاسی تنظیم جمعیۃ العلماء ہند بھی نہ کہ جلوس محمدی کی حمایت کرتی ہے بلکہ خود جلوس محمدی کا انتظام بھی کرتی ہے اور بڑے تزک و احتشام کے ساتھ نکالتی بھی ہے۔ حوالے کے لیے کانپور کی سرزمین کو دیکھا جاسکتا ہے، جیسا کہ راشٹریہ سہارا اردو ۶/فروری ۲۰۱۰ء میں لکھتا ہے:

۱۲/ربیع الاول کو یوم ولادت النبی کے مبارک موقع پر جمعیۃ العلماء شہر کانپور کے زیر اہتمام وزیر قیادت رجبی گراؤنڈ پریڈ سے ہر سال جلوس محمدی اٹھایا جاتا ہے جس کی تیاریوں کا آغاز بھی ہوچکا ہے۔ اس سلسلے میں اراکین جمعیۃ کو ضروری ذمہ داریاں بھی سونپی گئی ہیں۔ تنظیم کے جنرل سکریٹری مولانا محمد متین الحق اسامہ قاسمی نے جلوس محمدی اور عشرۂ رحمت عالم کے پروگراموں کو کامیاب بنانے کی اپیل کی ہے۔ (ص۲، راشٹریہ سہارا اردو ۴/فروری ۲۰۱۰ء)

اب منع کرنے والے ذرا اپنے گریبان میں جھانکیں اور جمعیۃ العلماء کے عمل اور اپنے قول کا موازانہ کریں ہم تو بس اتنا کہیں گے، ع

آواز دو انصاف کو انصاف کہاں ہے

ان معروضات سے ثابت ہوگیا کہ ذکر ولادت نبوی و جلوس محمدی یہ صحابۂ کرام کی سنت ہے اور اہل ایمان کا طریقہ حسنہ ہے۔ اس میں عدم جواز کی کوئی صورت نہیں، اب اگر حرام یا ناجائز کوئی بتائے تو اس پر دلیل ضروری ہے، اور یہ خوشی کا ماحول کتاب وسنت کے مخالف بھی نہیں ورنہ ائمہ کرام اپنی تصانیف میں ضرور اس پر نقد و جرح کرتے، اور جب یہ نہیں تو مدعا ثابت، اللہ توفیق رفیق عطا فرمائے۔ فجزا اللہ عنا خیر الجزا۔

تمت بالخیر

فروغ اہل سنت کے لئے امام اہل سنت کا دس نکاتی پروگرام

- عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں۔
- طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں۔
- مدرسین کی بیش قرار تنخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں۔
- طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے۔ معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔
- ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریراً وتقریراً ووعظاً ومناظرۃً اشاعت دین ومذہب کریں۔
- حمایت مذہب ورد بد مذہباں میں مفید کتب ورسائل مصنفوں کو نذرانے دیکر تصنیف کرائے جائیں۔
- تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔
- شہروں شہروں آپ کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداء کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
- جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انہیں مہارت ہو لگائے جائیں۔
- آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیمت وبلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔

حدیث کا ارشاد ہے کہ ''آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم ودینار سے چلے گا'' اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق ومصدوق ﷺ کا کلام ہے۔ (فتاوی رضویہ: جلد ۱۲، ص ۱۳۳)

AHLE SUNNAT ACADEMY
Zakir Nagar, New Delhi